آسان نماز مترجم

بے نمازی دوزخ میں جائے گا

مؤلف مولانا محمد عاشق الٰہی بُلندشہری رحمۃ اللہ علیہ

کہ وہ جنتوں میں (بیٹھے ہوئے)، گناہگاروں سے سوال کرتے ہونگے۔ مجرموں سے، تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ (المدثر۔ 40 تا 44)

دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اس (قرآن) سے پہلے اور اس میں بھی، تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ (الحج: 78) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ [انعام 61]

ناشر: محمد اقبال یو، کے

اے میرے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آئے صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ (لقمان:17)

آسان نماز مترجم

مع مسنون دعائیں

مؤلف

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

و

جوامع الکلم

یعنی چہل حدیث

مؤلف مولانا محمد شفیعؒ

نام: __________ والد: __________

سکول / مدرسہ __________

پتہ: __________

تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے (آل عمران:104)

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی (ہدایت) کیلئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو (آل عمران:110)

اسکا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ (الانعام:163)

اور جو شخص اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ (وحکومت) نہ کرے سو وہی لوگ کافر ہیں۔ (المائدہ:44)

جملہ حقوق عام ہیں

نام کتاب: آسان نماز مترجم

ناشر: محمد اقبال

چیچیاں گھڑی شریف میر پور آزاد کشمیر

کمپوزنگ: ذوالفقار علی

پروف ریڈنگ: چوہدری محمد شاکر،

طباعت: وحیدی کتب خانہ پشاور

ہدیہ: تقسیم فی سبیل اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِّدْعَۃٌ وَ کُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَالضَّلَالَۃُ فِی النَّارِ

وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ (البقرہ:30)

ترجمہ: ”اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے اور ہم تیری تسبیح، حمد اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے“۔

وَ ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ ؕ اِنَّ رَبَّکَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ٘ وَ اِنَّہٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۵﴾

ترجمہ: ”اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین کے جانشین بنایا اور تمہارے بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کر دیا، تاکہ وہ ان چیزوں میں تمہاری آزمائش کرے جو اسنے تمہیں دی ہیں۔ بیشک تیرا رب بہت جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک وہ یقیناً بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے“۔

خلیفہ

خلیفہ کے معنی نائب کے ہیں۔ دنیاوی اعتبار سے خلیفہ و نائب اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے اپنے سے بالا کسی حکمران یا آفیسر کی جانب سے کچھ اختیارات عطا کیے گئے ہوں۔ وہ اپنے زیر حکمرانی سلطنت یا علاقہ میں وہ اختیارات استعمال کرنے میں کسی حد تک بااختیار ہوتا ہے۔ تاہم اسے یہ اختیارات اپنے سے بالا حکمران یا آفیسر کی مرضی و منشا کے مطابق ہی استعمال کرنا ہوتے ہیں۔ وہ اپنے طور پر اس علاقہ یا سلطنت میں کوئی نیا نظام متعارف نہیں کروا سکتا بلکہ حکمران اعلیٰ کی جانب سے ملنے والی ہدایات کی روشنی میں ہی نظام حکومت چلانا اسپر فرض و واجب ہوتا ہے۔ اگر وہ تفویض کردہ فرائض کی ادائیگی میں غفلت و سستی کا مظاہرہ کرے یا ملنے والی ہدایات سے روگردانی کرے تو اس سے بازپرس ہوتی ہے اور اسکا مؤاخذہ بھی ہوتا ہے۔

بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو بھی دنیا میں اپنا خلیفہ و نائب بنا کر بھیجا ہے اور قرآن پاک میں متعدد جگہ انسان کو خلیفہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً (البقرہ:30)

"میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں"۔

انسان کو بحیثیت نائب اللہ تعالیٰ کیجانب سے اختیارات عطا کیے گئے ہیں جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں استعمال کرتا ہے۔ اسطرح ہر شخص اپنے اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے کسی نہ کسی طور حکمرانی کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ اگر وہ باپ ہے یا ماں ہے تو اسکی اولاد اسکی رعایا ہے، اگر وہ شوہر ہے تو بیوی اور اسکا دیگر کنبہ اسکی رعایا ہے، اگر بڑا بھائی یا بہن ہے تو اسکے چھوٹے بہن بھائی اسکی رعایا میں شامل ہیں اور بحیثیت خلیفہ انکے اعمال کی درستی کوشش کرنا، انہیں نیک کام کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا اسکی ذمہ

داریوں میں شامل ہے۔ اگر ہر شخص اپنی اپنی ذمہ داریاں اچھے طریقے سے سرانجام دیتا رہے اور اپنی رعایہ کو بھی نیک کاموں کی تلقین کرتا رہے تو یقیناً ہر فرد معاشرے کا مفید شہری بن جائیگا اور یہ دنیا امن کی جگہ بن سکے گی اور اگر وہ اس ذمہ داری کی ادائیگی میں ناکام ہو جاتا ہے تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور خسارے میں رہتا ہے۔ ایسے ہی افراد کیلئے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ الْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ (العصر:1،3)

ترجمہ: "زمانے کی قسم بیشک انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک عمل کرتے رہے اور (دوسروں کو) حق کی وصیت اور صبر کی تلقین کرتے رہے"۔

اس طرح خلیفہ ہونے کے ناطے اور کامیاب ہونے کیلئے یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں نہ صرف خود روزمرہ معاملات زندگی سرانجام دیں بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران:110)

ترجمہ: "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی (ہدایت) کیلئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو"۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ (آل عمران:104)

ترجمہ: "تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے"۔

برائی چھوٹی ہو یا بڑی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو سخت ناپسند ہے۔ مندرجہ بالا

قرآنی آیات ہمیں سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ آج ہم اپنی ناسمجھی کی بناء پر قرآنی تعلیمات سے کتنے دور جا چکے ہیں۔ قرآنی آیات ہمیں جھنجھوڑتی ہیں کہ ابھی بھی ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے، ہماری آنکھوں کے سامنے ہزاروں برائیاں سرعام جاری ہیں لیکن ہم میں سے اکثر انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں کسی کو ان آیات کی روشنی میں کبھی منع کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہم میں اخلاقی جرأت ختم ہو چکی ہے مگر ہم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ کم از کم اپنی ذات کو ان برائیوں سے دور رکھیں اپنے دوستوں اور عزیز و اقارب میں کوئی خلاف قرآن بات دیکھیں تو انہیں منع کریں، اپنی فیملی میں بحیثیت ایک باپ، بھائی، بیٹے اور ایک خاوند کے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں، خود نیک کام کریں اور دوسرے کو اسکی ترغیب دیں تاکہ ہم واقعی بہترین امت کہلانے کے اہل قرار پائیں۔ برائیوں سے باز رہنا اور اوروں کو اس سے منع کرنا ہی سنت نبوی ﷺ ہے اور قرآن ہمیں بار بار یہی درس دیتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات میں موجود حکم کی روشنی میں ہی ہم نے اس کام کا آغاز کیا ہے۔ ہمارا مقصد لوگوں کو تعلیمات قرآن انکی اپنی مقامی زبان میں پہنچانا اور اسپر عمل کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ ابتدائی طور پر لوگوں کو نماز کی طرف راغب کرنے اور نمازی حضرات کو نماز کے معنی و مطلب بتائے جانے اور اسپر عمل کرنے کیلئے مختلف مدرسہ جات، سرکاری و نجی سکولوں میں نماز اردو ترجمہ کیساتھ بلا قیمت مہیا کی جا رہی ہے۔ بچوں میں نماز کی ادائیگی اور اسکے ترجمہ سے آگہی کا شوق پیدا کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً نماز ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں اور کامیاب ہونے والے بچوں کی حوصلہ افزائی اور دیگر بچوں کی رغبت کیلئے کامیاب طلبہ و طالبات میں نقد انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں تاکہ بچوں میں نماز پڑھنے اور اسکا ترجمہ سمجھنے کا ذوق و شوق پیدا ہو سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم اللہ سے کام شروع کرنے کی دلیل

قرآن مجید کی سورۂ نمل میں حضرت سلیمانؑ کی جانب سے ملکہ صبا ''بلقیس'' کو خط لکھے جانے کا تذکرہ موجود ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے اپنے خط کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا۔ متعلقہ آیت ترجمہ بذیل ہے:

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾

ترجمہ:۔ (خط پڑھکر) ملکہ نے کہا اے سرداران قوم! پہنچایا گیا ہے میری طرف ایک عزت والا خط یہ سلیمان کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن (اور) رحیم ہے۔(نمل:29-30)

مندرجہ بالا آیت اس بات پر دلیل ہے کہ جب بھی کسی نیک کام بالخصوص خط یا تحریر کا آغاز کیا جائے تو ہمیشہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام سے اُسکا آغاز کیا جائے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کے نام سے کسی کام کا آغاز کرنے سے اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد شامل ہو جاتی ہے اور کام آسان ہو جاتا ہے لیکن مقام افسوس ہے کہ آج ہم نے کسی بھی تحریر کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر کرنے کا رواج سرے سے ہی ترک کر دیا ہے یا پھر چند ترقی پسند اشخاص عوام الناس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بجائے 786 لکھ دینے پر راغب کر رہے ہیں۔ اُنکے بقول علم الاعداد کے مطابق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا عدد 786 بنتا ہے۔ حالانکہ ان اعداد سے کسی بھی طرح سے کسی کام کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرنے کے مطالب و معنی نہیں بنتے۔ حتیٰ کہ عدد 786 لکھنے والے اشخاص بھی اس سے قطعی نہ ناواقف اور لاعلم ہیں کہ 786 کے معنی کس طرح بسم اللہ کے بنتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ 786 یا دیگر کوئی حروف یا اعداد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے نہ تو مماثل ہیں اور نہ ہی متبادل۔ لہٰذا ہمیں اپنی اولاد کی تربیت کرنی چاہئے اور انہیں کسی بھی کام کے آغاز سے پہلے بسم اللہ پڑھنے اور کسی تحریر کے آغاز سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

جومالی وسعت رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ رشتہ داروں اور ضرورت مندوں پر خرچ کریں۔

تعلیم الاسلام کا پہلا حصہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

سوال: تم کون ہو (یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے)؟

جواب: مسلمان!

سوال: مسلمانوں کے مذہب (دین) کا نام کیا ہے یا تمہارے مذہب کا کیا نام ہے؟

جواب: اسلام!

سوال: اسلام کیا سکھاتا ہے یا اسلام کس مذہب کو کہتے ہیں؟

جواب: اسلام یہ سکھاتا ہے کہ "خدا ایک ہے" بندگی کے لائق وہی ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے! اسلام سچا دین ہے۔ دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے۔

سوال: اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب: اسلام کا کلمہ یہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

سوال: کلمۂ شہادت کیا ہے؟

جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

سوال: ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب: ایمان مجمل یہ ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کیساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام احکام قبول کیئے۔

سوال: ایمان مفصل کیا ہے؟

جواب: ایمان مفصل یہ ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ، وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اسپر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا تعالیٰ کیطرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال: تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب: ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے!

سوال: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب: اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے!

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں کافر کہتے ہیں!

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں یا دو تین خدا مانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے لوگوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں!

سوال: مشرک بخشے جائینگے یا نہیں؟

جواب: مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی۔ وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے!

سوال: حضرت محمد ﷺ کون تھے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول اور پیغمبر تھے۔ ہم اُنکی امت میں ہیں!

سوال: ہمارے پیغمبر حضرت مصطفیٰ ﷺ کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب: عرب کے ملک میں مکّہ معظمہ ایک شہر ہے اُس میں پیدا ہوئے تھے۔

سوال: آپکے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب: آپکے والد ماجد کا نام عبداللہ' اور آپکے دادا کا نام عبدالمطلب تھا!

سوال: ہمارے پیغمبر ﷺ اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب: ہمارے پیغمبر ﷺ مرتبے میں سب پیغمبروں سے بڑے اور خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں!

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام عمر کہاں رہے؟

جواب: ترپین (۵۳) سال کی عمر تک اپنے شہر مکہ معظمہ میں رہے اسکے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ میں چلے گئے اور دس سال وہاں رہے پھر تریسٹھ ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی!

سوال: اگر کوئی حضرت محمد ﷺ کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب: جو شخص حضرت محمد ﷺ کو خدا تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے!

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپکو خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے اور خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپکو افضل سمجھے اور آپ سے محبت رکھے اور آپکے حکموں کی تابعداری کرے!

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب: انہوں نے ایسے اچھے کام کئے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے خدا تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے یعنی اُتاری ہے!

سوال: قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر پورا ایک مرتبہ اُترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ کبھی ایک آیت کبھی دو چار آیتیں کبھی ایک سورۃ۔ جیسی ضرورت ہوتی گئی۔ اُترتا گیا!

سوال: کتنے دنوں میں پورا قرآن مجید نازل ہوا؟

جواب: تیئیس (۲۳) سال میں!

سوال قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب: حضرت جبرئیلؑ آکر آپکو آیت یا سورۃ سنا دیتے تھے آپ اسے سن کر یاد کر لیتے تھے اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے۔

سوال: آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

جواب: اسلئے کہ آپ اُمی تھے!

سوال: اُمّی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔ اُسے اُمّی کہتے ہیں۔ اگرچہ حضور ﷺ نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا لیکن خدا تعالیٰ نے آپکو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا!

سوال: حضرت جبرئیلؑ کون ہیں؟

جواب: فرشتے ہیں خدا تعالیٰ کے حکم پیغمبروں کے پاس لاتے تھے!

سوال: مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں؟

جواب: نماز پڑھتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں' حج ادا کرتے ہیں!

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور حضرت رسول مقبول ﷺ نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے!

سوال: بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب: گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں اُس کی بزرگی' اور تعظیم کرتے ہیں' اسکے سامنے جھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھ کر اُسکی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلت ظاہر کرتے ہیں۔

سوال: مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں؟

جواب: خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے۔ چاہے مسجد میں نماز پڑھو چاہے گھر میں لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے!

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ، منہ، اور پاؤں دھوتے ہیں اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسکو وضو کہتے ہیں۔ بغیر وضو کئے نماز نہیں ہوتی!

سوال: نماز میں کس طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: پچھّم کیطرف (جس طرف شام کو سورج جا کر چھپ جاتا ہے)

سوال: پچھّم کی طرف منہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟

جواب: مکہ معظمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں۔ اسکی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے۔ اور وہ ہمارے شہروں سے پچھّم کی طرف ہے اسلئے پچھّم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں!

سوال: جسطرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اسکو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے قبلہ کہتے ہیں!

سوال: دن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟

جواب: رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں!

سوال: پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: پہلی نماز فجر' جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے' دوسری نماز ظہر' جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے' تیسری نماز عصر' جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے' چوتھی نماز مغرب' جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے' پانچویں نماز عشاء' جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے!

سوال: اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کیلئے۔ آؤ نماز کیلئے۔ آؤ کامیابی کیطرف۔ آؤ کامیابی کیطرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

ان الفاظ کو اذان کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے بعد "اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" (نماز نیند سے بہتر ہے) بھی دو مرتبہ کہنا چاہئے!

سوال: تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کیلئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے!

سوال: جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اذان کہتا ہے اُسے ''مؤذن'' کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اُسے مُکَبِّرْ'' کہتے ہیں۔

سوال: بہت سے لوگ ملکر جو نماز پڑھتے ہیں اسمیں اُس نماز کو اور نماز پڑھانے والے کو اور نماز پڑھنے والوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: بہت سے آدمی ملکر جو نماز پڑھتے ہیں اُسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو امام' اور اسکے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو مقتدی کہتے ہیں!

سوال: اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اکیلے نماز پڑھنے والے کو مُنْفَرِدْ کہتے ہیں۔

سوال: جو مکان خاص نماز پڑھنے کیلئے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُسے مسجد کہتے ہیں۔

سوال: مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مسجد میں نماز پڑھے' قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا ادب سے چپکا بیٹھا رہے' مسجد میں کھیلنا' کودنا' شور مچانا اور دنیا کی باتیں کرنا بری بات ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں۔ تھوڑے سے فائدے ہم تم کو بتاتے ہیں:

(۱) نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک صاف اور ستھرے رہتے ہیں۔

(۲) نمازی آدمی سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے۔

(۳) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

(۴) نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے۔

(۵) نمازی آدمی کی نیک لوگ دنیا میں بھی عزت کرتے ہیں۔

(۶) نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

(۷) نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سُکھ سے رکھتا ہے۔

السلام علیکم (آپ پر سلامتی ہو)

گھروں میں داخل ہوتے وقت اہل خانہ پر سلامتی بھیجنا (یعنی السلام علیکم کہنا) نہ صرف اخلاقی تقاضا ہے بلکہ فرض بھی ہے۔ سورۃ النور میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

ترجمہ:۔ ”پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ، یوں یہی اللہ تعالیٰ کھول کھول کر تم سے اپنے احکام بیان فرمارہا ہے تاکہ تم سمجھ لو“۔(النور:61)

السلام علیکم جیسے مختصر الفاظ میں بڑی جامع دعا کے معنی پوشیدہ ہیں۔یعنی السلام علیکم کہنے والا شخص اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر رہا ہے کہ اس شخص پر سلامتی ہو۔ یہ شخص ہر قسم کی آفات اور مصیبتوں سے امن میں رہے اور اسکی جان، مال اور اولاد سب حفظ و امان اور سلامتی میں رہیں۔ کسی بھی شخص کیلئے اس سے پیاری اور خوبصورت دعا اور کیا ہو سکتی ہے؟ قرآن مجید بھی ہمیں دوسروں کیلئے دعا کرنے کی تعلیم و ترغیب دیتا ہے۔ ارشاد پاک ہے:

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾

ترجمہ:۔ اور جب سلام دیا جائے تمہیں کسی لفظ دعا سے تو سلام دو تم ایسے لفظ سے جو بہتر ہو اس سے یا (کم از کم) دوہرا دو وہی لفظ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔۔(النساء:86)

آج ہمارے دوست احباب اسپر یقین رکھتے ہیں کہ جو دعا کسی کیلئے کیجائے وہ قبولیت کے زیادہ نزدیک ہوتی ہے، اسی لیے ہر دوسرا شخص آپکو یہ کہتا ملے گا ”دعا کیجئے گا“، ”اپنی

دعاؤں میں یاد رکھنا' وغیرہ۔ حالانکہ اپنے حق میں کسی کی زبان سے دعا کرانے کا بالکل سادہ اور آسان سا طریقہ ہے کہ آپ خود دوسروں کیلئے دعا کریں اور ہر واقف، ناواقف، چھوٹے اور بڑے کو السلام علیکم کہیں۔ اسطرح ہر شخص ایک دوسرے کیلئے دعا کر رہا ہو گا اور جس شخص کو سلام کیا جائیگا وہ بھی جواباً وعلیکم السلام کی صورت میں آپ کیلئے دعا کریگا۔

قرآن مجید نہ صرف دینی معاملات میں ہماری راہنمائی کرتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کمال شفقت اور مہربانی فرماتے ہوئے اسمیں جا بجا انسان کی اخلاقی تربیت کا انتظام بھی کیا ہے۔ گھروں میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا اور کسی کے گھر داخل ہونے سے قبل اجازت لینے کی تعلیم دی گئی ہے، اور بتایا گیا ہے کہ کسی کے گھر داخل ہونے سے قبل تین دفعہ اجازت طلب کیجائے اور اگر اجازت نہ ملے یا کوئی جواب نہ ملے تو واپس لوٹ جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! نہ داخل ہوا کرو (دوسروں کے) گھروں میں اپنے گھروں کے سوا جب تک تم اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کر لو ان گھروں میں رہنے والوں پر۔ یہی بہتر ہے تمہارے لیے، شاید تم (اسکی حکمتوں میں) غور و فکر کرو۔ پھر اگر نہ پاؤ ان گھروں میں کسی کو (جو تمہیں اجازت دے) تو نہ داخل ہو ان میں یہاں تک کہ اجازت دیجائے تمہیں اور اگر کہا جائے تمہیں کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ یہ (طرز معاشرت) بہت پاکیزہ ہے تمہارے لیے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو خوب جاننے والا ہے۔ (النور: 27-28)

کسی کے گھر داخل ہونے سے قبل جو اجازت کی شرط عائد کی گئی ہے اسمیں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ اگر اسپر عمل نہ کیا جائے اور بغیر اجازت و دستک کسی کے گھر

یا اپنے گھر کے دیگر کسی فرد کے کمرے میں داخل ہونے سے بے شمار مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور بے پردگی کا خدشہ رہتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ قرآنی تعلیمات کو اپنائیں اور کسی کے گھر یا کمرہ میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینے کو اپنی عادت بنالیں اور اپنی اولاد اور اہل و عیال کو بھی اسکی تربیت کریں۔

اسی طرح جب کوئی شخص آپ کیساتھ کوئی نیکی یا مدد کرے تو اسکا شکریہ ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اسے ہماری اخلاقی ذمہ داریوں میں شامل کیا گیا ہے تاکہ نیکی کرنے والے شخص کی بھی حوصلہ افزائی ہو اور وہ مزید افراد کی معاونت کرے۔ حدیث شریف میں آتا ہے:

(جو کسی انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اپنے رب کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا)

اسلام نے اساتذہ کرام کی عزت و تکریم کرنے کی ہدایت بھی فرمائی ہے اور انہیں روحانی باپ کا درجہ دیا گیا ہے۔ طلباء پر لازم ہے کہ وہ اپنے اساتذہ کرام کا احترام کریں، انکا کہا مانیں اور انکی بتائی ہوئی باتوں پر عمل پیرا ہوں۔ اسی طرح اساتذہ کرام کو بھی چاہئے کہ وہ طلباء کو اپنی اولاد کی طرح دیکھیں۔ جس طرح ایک والد کی خواہش اور کوشش ہوتی ہے کہ اسکی اولاد ہر قسم کی برائی سے دور رہے اسی طرح استاد کو بھی اپنے طلباء کی اخلاقی تربیت میں کوئی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ انہیں طلباء سے شفقت کیساتھ پیش آنا چاہیے اور انکی ہر لحاظ سے اخلاقی تربیت کرنی چاہیے۔ صرف اسی صورت میں ہمارے معاشرہ میں امن قائم ہو سکتا ہے اور طلباء و طالبات ملک و قوم کی تعمیر و ترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔

شہادت توحید و رسالت

اللہ کے رسول اور تمام مومنوں کیلئے عقیدہ توحید پر ایمان لانا ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ (البقرۃ:285)

"ایمان لائے رسول جو کچھ ان پر انکے رب کی طرف سے اترا ہے اور مومن بھی ایمان لائے، سب اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے۔

اللہ پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اسکی ذات اور جملہ صفات کیساتھ واحد اور یکتا مانیں۔ اسی کی عبادت کریں اور اپنی مشکلات اور حاجت روائی کیلئے اسی سے مدد مانگیں۔

نماز

اللہ کی وحدانیت کے اقرار اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے کے اقرار کرنے یا کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد ہم پر نماز کی ادائیگی فرض ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک میں 700 مقامات پر نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس سے نماز کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ نماز کو دین کا ستون بھی قرار دیا گیا ہے یعنی دین اسلام کی جملہ عمارت کی بقاء نماز کی ادائیگی میں رکھ دی گئی ہے۔ اگر بندہ نماز کی ادائیگی کر رہا ہے تو وہ اپنے دین کی عمارت کو مضبوط بنا رہا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے اسپر خود بھی عمل کیا اور اپنی امت کو بھی اس فرض کی تکمیل کا حکم دیا مگر افسوس ہم اس سنت پر بھی عمل کرنے سے قاصر ہیں ہم نماز میں بھی غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ قرآن کو ترجمہ کیساتھ نہیں پڑھتے تاکہ ہمیں اسلامی احکامات سے آگاہی ہو۔ نماز کے اوقات کار میں اپنی دنیاوی اور کاروباری سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ خدا اور اسکے رسول کے حکم کی سراسر حکم عدولی کر رہے ہیں پھر بھی ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہم بخشے جائینگے اور جنت کی نعمتوں کے طلبگار بنے بیٹھے ہیں۔ نماز تو اللہ کی اطاعت ہے اسکی شکر گزاری کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ خدا کی حاکمیت کو

تسلیم کرنے کا نام ہے۔ اپنی ذات کو خدا کے سامنے سر تسلیم خم کر لینے کا نام ہے مگر شاید ہمیں یہ منظور نہیں۔ دن میں پانچ بار مؤذن اذانیں دے رہے ہیں، اللہ کے آگے جھکنے کا کہا جارہا ہے لیکن مسجدوں میں چند لوگوں کے سوا ویرانی ہی ویرانی ہے۔

روزہ

روزہ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اسلام سے پہلے دیگر امتوں پر بھی روزہ فرض رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ (البقرہ:183)

ترجمہ: ”تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن سکو“۔

سال میں ایک مہینے کے روزے فرض کیے گئے ہیں اور روزے کا مقصد مندرجہ بالا آیت میں انسان کو پرہیزگار بنانا بیان کیا گیا ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم میں سے اکثر اس بات پر دھیان ہی نہیں دیتے کہ آیا ہم حلال کمائی سے سحر و افطار کر رہے ہیں؟ ہماری اکثریت بجلی چوری کرتی ہے اور اس بجلی کی روشنی میں قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے۔ اسی بجلی سے پانی کی موٹر چلاتے ہیں اور وضو و غسل کرتے ہیں۔ ان تمام کاموں کے باوجود ہم پرہیزگاری کے طالب ہیں۔ کیا اس قسم کے روزے رکھنے سے ہمیں کسی فائدے کی توقع اور امید رکھنی چاہئے؟ سوچئے ذرا!!

روزے کا مقصد انسان کو پرہیزگار بنانا تھا۔ یعنی انسان اپنے نفس کی خواہش کو ختم کر لے اور برائیوں سے باز آجائے دھوکہ دہی، جھوٹ اور منافقت سے پیچھا چھڑا لے لیکن آج دیکھ لیں یہاں سب الٹا ہو رہا ہے۔ رمضان شریف کے مقدس مہینے میں ناجائز منافع خور قبل رمضان ہی اپنے مسلمان بھائیوں کو لوٹنے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ اشیائے خورد نوش یا تو غائب کر دیجاتی

ہیں یا ان کے دام اتنے بڑھا دیئے جاتے ہیں کہ غریب آدمی کی پہنچ سے دور ہو جاتی ہیں۔ پھر بھی ہم توقع رکھتے ہیں کہ خدا ہماری دعائیں سنے، ہماری حاجات پوری ہوں، قرآن پاک میں ارشاد پاک ہے کہ "خدا تمہاری دعائیں سنتا ہے بشرطیکہ تم پرہیز گار ہو"۔

غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک روزے کی کتنی اہمیت ہے اگر جان بوجھ کر ایک روزہ نہ رکھا جائے تو اسکے بدلے متواتر ساٹھ روزے رکھنے کا حکم ہے لیکن صد افسوس! کہ ہم مین سے اکثر لوگ نہ تو خود روزہ رکھتے ہیں اور نہ ہی روزہ داروں کا احترام کرتے ہیں۔ سرعام کھانے پینے اور سگریٹ نوشی کرنے میں فخر اور بڑا پن محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ دیکھا گیا ہے کہ چند غیر مسلم لوگ بھی دوران رمضان مسلمانوں کے تقدس کا احترام کرتے ہیں۔ یہ سب شیطانی اعمال ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن کو بمع ترجمہ پڑھیں اور ان شیطانی حربوں سے بچنے کی کوشش کریں۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو ہر ایسے عاقل اور آزاد مسلمان پر فرض ہے جسکی ملکیت میں ایک سال تک نصاب کے برابر مال موجود ہو جسکے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی ہو یا اس مال کے برابر نقدی ہو تو اسکا اڑھائی فیصد (2.5%) یا چالیسواں (1/40) حصہ بطور زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ قرآن پاک میں جابجا نماز کے قیام کیساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کی شکل میں معاشرے کے امیر لوگوں کے مال میں غریبوں کا حق رکھدیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور تمہارے اموال میں غربا و مساکین کا حق ہے"۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا (التوبہ: 103)

ترجمہ: "آپ (ﷺ) انکے مالوں سے صدقہ لیں تاکہ آپ انہیں پاک وصاف کر دیں"۔

ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے بحیثیت مسلمان غور طلب بات یہ ہے کہ جس مال پر زکوٰۃ دی جارہی ہو وہ پاک اور صاف شفاف ہو۔ زکوٰۃ کی صورت میں جو رقم دیجارہی ہو وہ عین رزق حلال پر مبنی ہو۔ اس رقم میں کسی کی حق تلفی نہ ہوئی ہو رقم میں رشوت، سود اور چوری کے پیسے کی آمیزش نہ ہو۔ یہی زکوٰۃ کا اصل مفہوم ہے جسکا سمجھنا ہر ذی حیثیت آدمی کیلئے ضروری ہے۔ حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو پسند کرتا ہے"۔

اس حدیث قدسی سے پتا چلتا ہے کہ زکوٰۃ کے مال کا پاک صاف ہونا کتنا ضروری ہے۔ اگر اسپر عمل نہ کیا جائے تو تمام صدقات اور خیرات بے مقصد ہو جاتے ہیں۔ قرآن ہمیں پاکیزگی اور نفاست کا درس دیتا ہے۔ قرآنی احکامات کو اردو ترجمہ کیساتھ پڑھنے سے ہی اصل حقائق سے آگاہی ملتی ہے۔

حج

حج ہر صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

ترجمہ: "اور اللہ کیلئے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو"۔

حج ایک عظیم اور مشقت طلب عبادت ہے جسکی ادائیگی کیلئے ایک مسلمان اپنا گھر بار، اپنی آل اولاد، اپنے ماں باپ، اپنی مال وجائیداد، کاروبار چھوڑ کر اللہ کے گھر کی زیارت کیلئے جاتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ حج کی ادائیگی سے قبل اس بات کا اطمینان کر لیں کہ جو ہم مال خرچ کر کے حج کرنے جارہے ہیں کیا وہ مال حلال طریقہ سے کمایا گیا ہے؟ اگر ہم حج کی ادائیگی کیلئے حلال

مال خرچ نہ کریں تو پھر ہماری اس محنت مشقت، دوڑ دھوپ اور سفر کا کوئی فائدہ نہیں۔

نماز کی اہمیت

نماز وہ فریضہ ہے جسکی ادائیگی کسی بھی صورت میں موقوف نہیں ہے حتیٰ کہ میدان جہاد میں بھی نماز کے اہتمام کا حکم دیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں نماز قائم کرنے کے احکامات دیئے گئے ہیں۔ میری ناقص رائے میں قیام نماز سے مراد نماز کی ادائیگی کے وقت زبان سے ادا کیے جانے والے کلمات کے مطابق اپنی عملی زندگی کو گزارنا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اول تو ہم نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر نماز پڑھتے بھی ہیں تو ہمیں اسکے کلمات کے ترجمہ کا علم ہی نہیں کہ ہم نماز میں کیا پڑھ رہے ہیں، اسکا مطلب کیا ہے۔

نماز کی ادائیگی سے انسان پر واجب دیگر فرائض بھی خود بخود سرانجام ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن پاک میں انسان کو حضرت محمد ﷺ کی ذات پر درود بھیجنے کے احکامات دیئے گئے ہیں۔ پانچ وقت نماز کی ادائیگی کر کے انسان کم از کم دن میں 17 بار درود شریف پڑھتا ہے۔ آج ہر شخص عشق رسول کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن نماز کی ادائیگی نہیں کرتا اور اسطرح درود شریف پڑھنے سے بھی محروم رہتا ہے حالانکہ رسول کریم ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔

جو شخص اپنے مرحوم والدین کی مغفرت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس مغفرت کیلئے جو بہترین طریقہ سکھلایا گیا ہے اسپر عمل نہیں کرتا۔ پانچ وقت نماز کی ادائیگی کر کے انسان کم از کم دن میں (۱۷) بار اپنی اور اپنے والدین کی مغفرت کیلئے دعا مانگتا ہے۔ لیکن آج ہم نے نماز کی ادائیگی کے ذریعہ اپنی اور اپنے والدین کی بخشش کروانے کی بجائے رسوم ورواج کو اپنایا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ٭ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (ابراھیم:40-41)

ترجمہ: ”اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے میرے رب! اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور ایمان والوں کو، جس دن حساب قائم ہو گا“۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾ (البقرہ:186)

”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہدیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب وہ کبھی مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اسلیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں۔ یہی انکی بھلائی کا باعث ہے“۔

اس آیت مبارکہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ دعاؤں کو سنتا ہے اور حاجات کو پورا کرتا ہے۔ اسلیے ہمیں اللہ کے در سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ اپنی اور اپنے والدین کی مغفرت کی دعا خود کرنی چاہیے۔

نماز کی ادائیگی کے وقت بندہ اپنے رب کی عبادت کرنے اور اسی سے مدد مانگنے کا اقرار کر رہا ہوتا ہے لیکن نماز کے ترجمہ سے واقف نہ ہونے کی بناء پر آج ہم نے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اللہ سے رجوع کرنے کی بجائے دیگر بے شمار چیزیں ایجاد کر لی ہیں۔

اس کاوش کے ذریعے ہمارا مقصد لوگوں کو نماز پڑھنے کی رغبت دلانا اور اسکے اردو ترجمہ کی واقفیت حاصل کر کے اپنی عملی زندگی کو اسکے مطابق بنانے کا درس دینا ہے۔ آج ہمیں جس قدر بھی مسائل درپیش ہیں وہ صرف تعلیمات قرآن سے دوری ہی کیوجہ سے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ﴿۱۷﴾ (القمر:17)

”اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے بہت آسان کر دیا ہے پس ہے کوئی جو اسے سمجھنا چاہے“۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے آسان قرار دیا ہے۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی تلقین اسلیے کی گئی ہے کہ ہم اپنی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ نیک کام کریں اور گناہوں سے بچیں۔ یہ اسی صورت ممکن ہے کہ ہم اسکا اردو ترجمہ پڑھیں، اسپر غور کریں اور اسپر عمل کریں۔

آج قرآن کریم کے اردو ترجمہ سے ناواقفیت کی بناء پر ہی ہم بے شمار گروہوں میں بٹ چکے ہیں۔ ترجمہ قرآن سے ناواقفیت ہی کی بناء پر آج دہشت گردی جیسے مسائل جنم لے رہے ہیں۔ میں یقین سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ آج اگر ہم نے قرآن پاک ترجمہ سے پڑھا ہوتا تو کبھی کوئی شخص کسی کو قتل نہ کرتا۔ لیکن آج ہمارے معاشرے میں قتل وغارت عام ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

(المائدہ:32) ترجمہ: ”جس نے ایک بے گناہ جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد کیے اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا“۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے اور ہم سبکو نماز اور قرآن شریف کا ترجمہ پڑھنے اور اسکے مطابق اپنی عملی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (البقرہ:201)

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا“۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ (الصافات:180-182)

"پاک ہے تیرا رب، عزت کا رب۔ ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ سلام ہو تمام رسولوں پر۔ اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے"۔

نماز کی اہمیت، فضیلت اور فوائد

نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ نماز کیلئے اسلام نے "الصلوٰۃ" کا لفظ ارشاد فرمایا جسکے معنی درود و سلام اور دُعا کے ہیں لیکن اسلام کی اصطلاح میں وہ طریقِ عبادت جو اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ہمیں بتایا۔ نماز تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات میں شامل اور ہر دور میں فرض رہی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضور اکرم ﷺ تک ہر پیغمبر نے اپنی اُمت کو نماز کی تاکید کی اور اسکی اہمیت بتاتے رہے۔ نماز کو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت نے اسے عملی طور پر ہمارے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اسلام میں نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ گویا دین کی پوری عمارت نماز پر قائم ہے۔ نماز کو چھوڑ دینا شدید گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز قائم کرنے کا حکم آیا ہے۔ یہ تحفہ معراج نبوی ہے۔ یہ ہر حال میں فرض ہے کیونکہ یہ ربِ ذوالجلال کا واضح حکم ہے۔

نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق کرتی ہے۔ جو شخص نماز کیلئے اہتمام سے وضو کرے، وقت پر نماز ادا کرے اور پورے خشوع و خضوع کیساتھ رکوع و سجود بجالائے، اللہ تعالیٰ نے ایسے بندے کیلئے اپنے اوپر ذمہ داری لے رکھی ہے کہ وہ اسکی بخشش فرمائینگے اور انکے گناہوں اور خطاؤں کو معاف کر دینگے اور جس نے اسکے برعکس رویہ اختیار کیا یعنی نمازوں کو کوئی اہمیت نہ دی اور انکی ادائیگی کے معاملے میں غفلت ولاپرواہی برتی، ایسے شخص کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ضمانت نہیں ہے کہ وہ اسے ضرور مغفرت عطا فرمائینگے۔ اسکا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہو گا۔ چاہیں گے تو بخش دینگے اور چاہیں گے تو مواخذہ اور گرفت فرما کر ایسے شخص کو اُسکی بداعمالیوں پر عذاب دینگے۔

قرآن مجید میں ہے کہ قیامت کے دن جہنمیوں سے جنتی لوگ پوچھیں گے کہ تم کو کونسا عمل جہنم میں لے گیا تو جہنمی لوگ نہایت ہی افسوس اور حسرت سے جواب دیں گے، ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ (المدثر: 42، 43)

ترجمہ: وہ جواب دینگے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔

گویا کہ پنجوقتہ نمازوں کی بااہتمام خشوع و خضوع کیساتھ ادائیگی بندے اور خدا کے درمیان ایک معاہدے کو وجود میں لاتی ہے۔ نماز میں بندہ اپنے سارے وجود اور پورے دل کیساتھ خدا کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اپنی بندگی اور اسکی خدائی کا اعتراف کرتا ہے۔ عاجزانہ اسکی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی محتاجی اور اُسکی عظمت و کبریائی کا اقرار کرتا ہے۔ خدا کے روبرو توبہ بجالا کر اپنے گناہوں کی معافی اور اُسکی بخشش و مغفرت طلب کرتا ہے۔ جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے بخشنے اور معاف کرنے کا عہد فرمالیتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے نماز کتنی غیر معمولی عبادت اور کیسی عظمت والی چیز ہے۔ یہ خداوندِ کائنات کے دربار میں حاضری اور اُسکے ہاں سے اپنی بخشش و نجات کا پروانہ حاصل کرنے کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔ جو لوگ نماز جیسی عبادت کو ظاہری رسم اور ناقابل فہم اُٹھک بیٹھک کہہ کر اُسکی اہمیت گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نماز میں انسان کا جسم اور اعضاء نہیں بلکہ اصلاً اُسکا دل اور روح خدا کے سامنے جھکتے اور اُسکا سارا وجود عملاً اُسکی پاکی اور بڑائی کا اعتراف کرتا ہے۔ اس عمل کی یہی حقیقت اسے ایمان و کفر کے درمیان حد فاصل بناتی ہے اور اُسکی پابندی کا التزام و اہتمام کرنے والے انسان کو خدا کے عفو و کرم اور نعمتوں و بخششوں کا حقدار بناتی ہے۔

قرآن پاک میں کئی مرتبہ نماز قائم کرنے کا حکم ہوا ہے:

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾

ترجمہ ”اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کیساتھ رکوع کیا کرو۔“ (البقرہ:43)

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَ لْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ

”اور (اے محبوب) جب آپ اُن (مجاہدوں) میں (تشریف فرما) ہوں تو اُن کیلئے نماز (کی جماعت) قائم کریں۔ پس اُن میں سے ایک جماعت کو (پہلے) آپ کیساتھ (اقتدا) کھڑا ہونا چاہیۓ اور انہیں اپنے ہتھیار بھی لیے رہنا چاہیں۔ پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو (ہٹ کر) تم لوگوں کے پیچھے ہو جائیں اور (اب) دوسری جماعت کو جنہوں نے (ابھی) نماز نہیں پڑھی آجانا چاہیۓ۔ پھر وہ آپکے ساتھ (مقتدی بن کر) نماز پڑھیں۔“ (النساء:102)

ایک اور جگہ ارشاد پاک ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۩ ﴿۷۷﴾

”اے ایمان والو! تم رکوع کرتے رہو اور سجود کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور (دیگر) نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پاسکو۔“ (الحج:77)

مزید ایک جگہ اللہ فرماتا ہے:

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (النور:56)

نماز کے کئی جسمانی، روحانی اور طبعی فوائد بھی ہیں جن سے ہم بالکل ناواقف ہیں۔ اگر انسان کو نماز کی افادیت کا علم ہو جائے تو وہ کبھی نماز چھوڑے ہی نہ۔ مسلمان ہونے کے ناطے نماز ہم پر فرض کی گئی ہے اور اسے ہر بالغ عورت و مرد پر لازم کیا گیا ہے۔ اسلیے ہمیں چاہیۓ کہ ہم نماز کی پابندی کریں۔ نماز میں نہ صرف ہم اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں بلکہ آخرت میں بھی نماز ہمارے نامہ اعمال میں اضافے کا سبب بھی بنتی ہے اور یقیناً نماز کی

پابندی کرنے والا آخرت میں سرخرو ہو جائیگا۔ نماز سے جہاں روحانی سکون ملتا ہے وہاں ہمیں جسمانی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

صبح کی نماز ادا کرنے سے انسان کو جو تر و تازگی ملتی ہے اس سے وہ سارا دن ہشاش بشاش رہتا ہے۔ اسی طرح ظہر کی نماز ہمارے لیے کھانا کھانے کے بعد کی ہلکی ورزش بن جاتی ہے اور عصر کی نماز ہمارے جسم کو آرام دیتی ہے۔ شام اور عشاء کی نماز ادا کرنے سے ہمیں رات کو بھرپور نیند آتی ہے۔ نماز پڑھنے والے کا چہرہ نورانی اور دل پر نور ہو جاتا ہے۔ جسم کو سکون ملتا ہے اور نماز قبر کی ساتھی بھی ہے۔ نمازی پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور یہ جنت کی کنجی بھی ہے۔ روزِ قیامت نماز ہمارے نیکی کے پلڑے کا وزن بڑھا دے گی اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچانے کا ذریعہ بن جائیگی۔ بشرطیکہ ہم نماز کو پوری دلجمعی، آداب اور سنت کے مطابق ادا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

نماز ہماری صحت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نماز کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انسان صاف ستھرا اور پاک صاف رہتا ہے جس سے وہ کئی بیماریوں سے بچ جاتا ہے، اور نماز کیلئے وضو کرنے سے تمام بدن اندر اور باہر سے دھل جاتا ہے۔ اس سے انسان کے ذہن اور قلب کو سکون ملتا ہے۔ مسواک کرنے سے دانت صاف رہتے ہیں، زیادہ تر بیماریاں دانتوں سے ہی جنم لیتی ہیں۔ وضو کرتے وقت تین بار ہاتھ دھونے سے ہاتھ جراثیم سے پاک ہو جاتے ہیں۔ ناک میں پانی ڈالنے سے گرد و غبار اور جراثیم سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ چہرے کو تین بار دھونے سے ہم گرد و غبار، پسینے اور جلدی چکنائی سے بچ جاتے ہیں۔ بازوؤں اور کہنیوں کو دھونے اور مسح کرنے سے دورانِ خون بڑھتا ہے۔ گردن کا مسح کرنے سے نمازی چکر، زکام، فالج اور نیند کی کمی جیسی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ پاؤں دھونے سے پاؤں کی مختلف بیماریوں میں کمی آتی ہے۔ نیز پیروں کا میل

کچیل صاف ہوتا ہے۔ دن میں پانچ بار وضو کرنے سے (Depression) مایوسی اور بلڈ پریشر جیسی بیماریوں کا کئی حد تک خاتمہ ہوتا ہے۔ نماز ہمیں سست ارو کاہل ہونے سے بچاتی ہے۔ ہمیں وقت کا پابند بناتی ہے۔ یہ ہمیں بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ نماز میں سیدھا کھڑے ہونے سے ریڑھ کی ہڈی کو سکون ملتا ہے۔ نماز میں رکوع کرنے سے کمر درد سے نجات مل جاتی ہے اور پیٹ کے عضلات، معدے اور آنتوں کا فعل بہتر ہوتا ہے۔ سجدے کی حالت میں خون ہمارے دماغ تک پہنچ جاتا ہے۔ سجدے کی وجہ سے ہماری آنکھ، کان اور گردن کو آرام ملتا ہے۔ نماز میں دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانے سے بازوؤں، گردن اور شانوں کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق دل کے مریضوں کیلئے تو ایسی ورزش بے حد مفید ثابت ہوئی ہے جو نماز پڑھنے سے خوبخود ہو جاتی ہے۔ یہ ورزش عام حالات میں فالج کے خطرے سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔ نماز میں قیام کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے کیونکہ انسان کے جسم کا وزن دونوں ہاتھوں پر یکساں پڑتا ہے۔ آنکھیں سجدے کی جگہ پر لگی رہنے سے بھی دل یکسو ہو جاتا ہے اور خون کی روانی میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے انسان میں قوتِ مدافعت اور اُسکے اعصاب میں توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ نماز کے اختتام پر سلام پھیرنے سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے جس سے انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر بندہ چاہتا ہے کہ اُسکا رب اُس سے ہم کلام ہو تو وہ قرآن پاک پڑھے اور اگر بندہ خود اپنے رب سے بات کرنا چاہتا ہے تو نماز ادا کرے۔

طلبہ وطالبات کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپکو نماز کا ترجمہ اسلیے یاد کرایا گیا ہے کہ آپ نمازی بنیں اور نماز ادا کرتے وقت آپکو معلوم ہو کہ آپ اللہ سے کیا گفتگو کر رہے ہیں جس سے آپکی نماز میں سکون اور اللہ سے وابستگی کا احساس پیدا ہو گا۔ بے شک نماز برائی اور

بے حیائی سے بچاتی ہے مگر ضروری ہے کہ پہلے نماز کو اسکے شایان شان ادا کیا جائے۔

طلبہ اخلاقی لحاظ سے اپنے آپکو بہتر بنائیں۔ ہمیشہ اپنے سے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں کا خیال رکھنا سیکھیں۔ اپنے بزرگوں اور اساتذہ کا احترام کریں۔ اپنے والدین کو وقت دیں اور وہ ڈانٹ ڈپٹ بھی کریں تو اُنکی باتوں کا بُرا نہ منائیں۔ اُن کی باتوں پر عمل کریں۔ والدین اور اساتذہ آپکے فائدہ کی ہی بات کرینگے۔ اپنے فیصلہ خود کرنے کی بجائے والدین سے صلاح و مشورہ کرلیں۔ صلاح و مشورہ کرنا بہت اچھا عمل ہے جس سے انسان ایک اچھا فیصلہ کر پاتا ہے اور نقصان کا اندیشہ کم سے کم ہو جاتا ہے۔ وقت کی پابندی کرنا سیکھیں۔ نماز پنجگانہ کی بروقت ادائیگی آپکو خود بخود وقت کا پابند بنا دیگی۔ اپنے ہمسایہ کا خیال رکھیں۔ انکے دکھ درد میں انکا ساتھ دیں۔ جتنا بھی آپ سے ممکن ہو سکے ضرور تمندوں کی مدد کریں۔ قرآن ہمیں اخلاص کا درس دیتا ہے۔ حضور پاک ﷺ کی زندگی اخلاق کا بہترین عملی نمونہ ہے۔ اگر ہمیں واقعی آپ ﷺ سے اتنی محبت ہے جتنی عام طور پر ہم ظاہر کرتے ہیں تو ہمیں اُنکے نقشِ قدم پر بھی چلنا ہو گا۔ جن باتوں کا آپ ﷺ نے حکم دیا اُن پر عمل کرنا چاہئے اور جن کاموں سے منع فرمایا اُن سے بہر طور بچنا چاہئے ورنہ ہم منافق کہلائینگے جنکا ٹھکانا جہنم ہے جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہونگے۔ جیسا کہ ایک دوسرے باب میں السلام علیکم کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ کوشش کریں کہ ہیلو ہائے کی بجائے السلام علیکم سے اپنی گفتگو کا آغاز کریں۔ یہ ایک دعا ہے جو آپ دوسرے کیلئے اللہ سے مانگتے ہیں جسکے جواب میں آپ کو بھی دعا دیجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے السلام علیکم کے ذریعہ ہم سبکو ایک دوسرے کی مغفرت کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ اسی طرح دوسرے باب میں بسم اللہ سے کام شروع کرنے کا بیان موجود ہے۔ بسم اللہ سے کام شروع کرنے سے اس کام میں اللہ کی رضا شامل ہو جاتی ہے اور اُسکی مدد کی اُمید روشن ہو جاتی ہے۔ ہم اکثر کسی کام کے آغاز پر اللہ کو یاد نہیں کرتے ہیں نتیجتاً اُسکا کام بُرا ہوتا ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ اللہ کو یہی منظور تھا۔ اپنی غلطی کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ کو ٹھہرانا ابھی بہت بڑا گناہ ہے۔

اللہ نے جھوٹ بولنے پر منع فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ فرماتا ہے کہ جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹے کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ ہم جھوٹ کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ سچ بولنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے جھوٹ بولتے بولتے ہمیں اسکی عادت ہو جاتی ہے۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ لوگ جھوٹے کی سچ بات پر بھی یقین نہیں کرتے۔ ہمیشہ سچ بولیں اور سچ کا ساتھ دیں۔ قرآن میں حکم ہے کہ سچ بولنے سے آپکے کسی اپنے کا نقصان بھی ہو رہا ہو تو بھی سچ بولا جائے۔ والدین اور اساتذہ کو بھی چاہئے کہ خود بھی جھوٹ سے بچیں اور اپنے بچوں اور شاگردوں کو بھی جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی تلقین کریں۔ بچے اپنے والدین کا اثر لیتے ہیں اور اچھی بُری بات انہیں سے سیکھتے ہیں۔ اگر اولاد اپنے والدین کو سچ بولتا اور جھوٹ سے بچتا دیکھے گی وہ خود بھی جھوٹ سے بچے گی۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر کوئی گھر پر آئے تو والدین بچوں کو کہتے ہیں کہ باہر جا کر بتاؤ کہ ابو گھر پر نہیں ہیں جو نہ صرف خود بُری عادت ہے بلکہ آپکی اس عادت سے بچے میں بھی جھوٹ بولنے کی عادت پروان چڑھتی ہے جس سے بہر طور بچنا چاہئے۔

مسلم اُمہ کی اخلاقی پستی و زوال کا سبب سے پہلا سبب بچوں کے والدین اور سرپرست کا اپنے بچوں کی تربیت نہ کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے اور والدین اپنے بچوں کیلئے رول ماڈل ہوتے ہیں۔ اخلاق و کردار کو مزین کرنے کا بہترین دور بچپن کا ہوتا ہے۔ ہر ماں باپ کی یہ خواہش تو ہے کہ اُسکا بچہ ہر برائی سے بچے لیکن کیا وہ اس کیلئے عملی کوشش بھی کرتے ہیں؟ وہ خود احکامات الٰہی پر کس قدر کاربند ہیں؟ وہ گھر میں بچوں کی موجودگی میں خود جھوٹ بولتے ہیں لیکن خواہش رکھتے ہیں کہ اُن کے بچے اُن سے جھوٹ نہ بولیں۔ خود تو بچیوں اور بچوں کے سامنے گالیاں دیتے رہتے ہیں لیکن اپنے بچوں کو گالم گلوچ سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اُسی وقت ممکن ہو سکے گا جب ہم خود بھی ان باتوں پر عمل کرینگے۔

ہمیشہ باوضو رہیں اپنی صفائی کا خود خیال رکھیں، اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر کی صفائی، گلی

محلے کی اور سکول کی صفائی کا اہتمام کریں۔ صفائی نہ ہونے کیوجہ سے جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر بن جاتے ہیں جو مکھیوں اور مچھروں کی افزائش نسل کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ مکھیاں اور مچھر بیماریاں پھیلاتے ہیں۔ ان بیماریوں میں مبتلا افراد کو جہاں علاج، معالجہ کیلئے ہزاروں، لاکھوں روپے خرچ کرنا پڑتے ہیں وہیں یہ بیماریاں مریض کیلئے باعث تکلیف بھی ہوتی ہیں۔ اگر صفائی کا خیال رکھنا شروع کر دیں تو نہ صرف ان بیماریوں اور تکالیف سے بچا جا سکتا ہے بلکہ انکے علاج، معالجہ پر اُٹھنے والے غیر ضروری اخراجات سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ راستے میں اگر کوئی چیز پڑی ہو جس سے کسی کے نقصان کا اندیشہ ہو تو اُسے اُٹھا کر دور کر دیں۔ کھاتے وقت بڑوں کو پہل کرنے دیں۔ بیٹھتے وقت پہلے اُنکو جگہ دیں۔

ہمیشہ حلال رزق کھائیں چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ حرام رزق چاہے ایک نوالہ کیوں نہ ہو نہ کھائیں اور نہ کمائیں۔ کیونکہ حرام کا ایک نوالہ ہماری ساری عبادات کو ختم کر دیگا۔ ہر غریب، مسکین اور ضرورتمند کی حسب توفیق مدد کرنے کی کوشش کریں۔ کسی کا دل نہ دکھائیں۔ ہر کسی کی دعائیں لینے کی کوشش کریں۔ لالچ نہ کریں۔ کسی کے پیٹھ پیچھے اُسکی برائی نہ کریں۔ بغیر اجازت کسی کی چیز (بستہ، کاپی، پینسل وغیرہ) کو ہاتھ نہ لگائیں اسے چوری کہتے ہیں۔ اگر کسی کی چیز استعمال کرنی ہو تو پہلے اُس سے اجازت لے لیں چاہے وہ چیز کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لیں اور واپس آتے وقت بھی اخلاقی طور پر اجازت لیں۔ یہ سب طریقے ہمارے نبی پاک ﷺ نے قرآن کے ذریعہ ہمیں سکھائے ہیں۔ اگر انجانے میں آپ سے کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً اپنی غلطی تسلیم کریں اور معذرت کریں۔ اگر دوسرا غلطی کرے تو معاف کرنے میں دیر نہ کریں۔ ہمیشہ صبر سے کام لیں۔ اللہ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔ اگر آپکو کوئی تحفہ دے یا اچھا مشورہ دے تو اُسکا شکریہ ادا کریں تاکہ وہ آئندہ بھی اس کام کو جاری رکھے۔ کسی بھی طرح کی گندی اور فحش باتیں زبان پر نہ لائیں۔ کسی کو گالی نہ دیں۔ نام بگاڑ کر نہ بلائیں۔ غلط نام پکارنے سے ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے جو لڑائی جھگڑے کا

باعث بنتی ہے۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یہ جو دنیاوی اعتبار سے ہم نے ذاتیں اور قومیتیں بنائی ہوئی ہیں وہ محض پیشہ کے اعتبار سے ہیں۔ کوئی انسان کسی دوسرے انسان سے کمتر یا اعلیٰ نہیں بلکہ تمام انسان ایک آدم کی اولاد ہیں اور مرتبہ اور حیثیت میں برابر ہیں بلکہ انسانیت کسی مذہب کی بھی محتاج نہیں بلکہ حقوق کے حوالہ سے غیر مذہب کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو آپکو حاصل ہیں۔

بچیاں خاص طور پر اپنے پردے کا خیال رکھیں۔ والدین، اساتذہ کرام اور درسِ قرآن پڑھانے والے قاری صاحبان کو چاہیئے کہ وہ بچیوں کو پردہ کے مقاصد بیان کریں اور انہیں بتائیں کہ صرف سر پر دوپٹہ کرنا ہی مقصود نہیں بلکہ سینہ اور گریبان کو بھی ڈھانکنا چاہیئے۔ پردہ کا مقصد پورے جسم کو ڈھانپنا ہے۔ پردہ نہ کرنا اور جسم کی نمائش کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ نہ کریں کہ صرف مسجد یا سکول جاتے وقت تو پردے کا اہتمام کیا اور شادی بیاہ کے موقعوں اور بازار جاتے وقت اُسکو اتار کر پھینک دیا۔ درج بالا جو بھی اچھی باتیں بتائی گئی ہیں سب قرآن میں موجود ہیں۔ اللہ نے ہمیں یہی اچھی باتیں اور طرز معاشرت سکھانے کیلئے قرآن کو اُتارا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کو عملی نمونہ بنا کر بھیجا تھا۔ مگر افسوس کہ ہم ان باتوں پر آج تک عمل پیرا نہیں ہو سکے کیونکہ ہم قرآن کا اُردو ترجمہ نہیں پڑھتے۔

اُستاد کو معمارِ قوم اور روحانی باپ بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کر کے انہیں ایک اچھا فرد بناتا ہے، اور اسطرح وہ معاشرے اور قوم کی تعمیر کر رہا ہوتا ہے۔ قوم کے ٹیکس کے پیسوں سے انہیں تنخواہیں اسلیے ادا کیجاتی ہیں کہ اس معاوضہ کے عوض انہوں نے طلباء کی تربیت کرنا ہوتی ہے۔ لیکن آج بصد معذرت کہنا پڑتا ہے کہ اساتذہ نے اسے ذریعہ روزگار تک ہی محدود سمجھ لیا ہے اور جس فکر و جذبہ کیساتھ طلباء کی تربیت کی ضرورت ہے وہ خال خال ہی دیکھنے میں ملتا ہے۔ اسطرح مسلم معاشرہ کی اخلاقی پستی کے اساتذہ بھی ذمہ دار ہیں۔ اگر انہوں نے اسکی طرف بھرپور توجہ دی ہوتی تو شاید آج صورتحال مختلف ہوتی۔ اساتذہ کرام نصابی کتب کی تدریس کو بھی گراں سمجھتے ہیں۔ اول تو

وہ بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے اور ثانیاً اگر دیتے بھی ہیں تو محض عربی زبان تک ہی محدود رکھا ہوا ہے۔ نتیجتاً قرآن پاک کی تعلیم کا اصل مقصد حاصل نہیں ہو پاتا۔ اور اسلامی معاشرہ آج انحطاط پذیر ہے۔ جسطرح درسی کتب کی تدریس حکومت وقت اور محکمہ تعلیم کیجانب سے اساتذہ کرام پر فرض ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ قرآن پاک کی تعلیم دینا بھی ایک مذہبی فریضہ ہے۔ لہٰذا جملہ اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ جہاں وہ درسی کتب کی تعلیم دیتے ہیں وہیں وہ تھوڑی سی محنت و مذہبی جذبہ کے تحت صبح اسمبلی کے وقت بچوں کو قرآن پاک کی اردو میں تعلیم کی طرف بھی توجہ دیں تاکہ قرآن پاک کی تعلیم اُنکے دلوں پر نقش ہو سکے اور بڑے ہو کر ایک اچھے انسان اور اچھے شہری بن سکیں۔

شیطان کسی نہ کسی حیلے بہانے سے ہمیں ان اچھی باتوں پر عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ وہ تو چاہتا ہے کہ ہم اللہ کے احکامات نہ مانیں اور دوزخ میں جائیں۔ چونکہ وہ تو خود دوزخی ہے لیکن وہ دوزخ میں اکیلے نہیں جانا چاہتا۔

آخر میں والدین اور اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ بچوں کی تربیت اُنکے ہاتھ میں ہے۔ آپکی تربیت ہی کل اُنکو ایک نیک انسان یا بُرا انسان بناتی ہے۔ والدین اور اساتذہ بچوں کو ہر قدم پر چھوٹی بڑی برائی سے بچا سکتے ہیں۔ بالخصوص اساتذہ کے ہاتھوں ایک قوم کی تعمیر ہو رہی ہوتی ہے۔ وہ پوری کوشش کریں کہ بچوں کا کردار پورا اسلامی طرز پر ہو۔

آج ملک میں فحاشی، عریانی، بے ایمانی، جھوٹ و تکبر سمیت بے شمار برائیاں عام ہیں۔ یہ لوگ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سے تعلیم حاصل کر کے، ڈگری لے کر بھی سرعام برائیوں میں مبتلا ہیں جسکا سبب والدین اور اساتذہ کیجانب سے اچھی تربیت کی کمی ہے۔ والدین اور اساتذہ بچوں کو ڈگریوں تک محدود رکھتے ہیں۔ اگر اچھی قوم بنانی ہے، اچھا انسان بنانا ہے تو اُنکی مکمل رہنمائی اور اخلاقی تربیت بھی کرنا ہو گی اور یہ صرف اور صرف قرآن پاک کی مقامی زبان میں تعلیم ہی سے ممکن ہے۔

نماز کے اسکے علاوہ بھی کئی فوائد اور مصلحتیں ہیں۔

1۔ مقصدِ حیات کی یاد دہانی: انسان کی پوری زندگی کو عبادت بنا دینے کی ضرورت تھی کہ انسان کو یہ یقین دلایا جائے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے۔ اسلیے ہر روز پانچ مرتبہ اس یاد دہانی کیلیئے نماز فرض کی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کاموں کو چھوڑ کر اپنا عہد یاد کرے اور برائیون سے بچتا رہے۔ نماز پڑھنے والا انسان اپنے اللہ سے ڈرتا ہے اور برائی اور بے حیائی کے کاموں سے دور رہتا ہے کیونکہ اسکا ذہن اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگا رہتا ہے تو برائی کی طرف اُسکا دھیان کم ہی جاتا ہے اور اگر ایسا سوچے بھی تو اس احساس کیساتھ اسپر عمل کرنے سے گریز کرتا ہے کہ اللہ کے سامنے کونسا منہ لے کر جائیگا۔ نماز کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ نماز انسان کو سیدھے راستے سے بھٹکنے نہیں دیتی اور غلط کاموں سے بچاتی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ؕ

"بے شک نماز تمھیں بے حیائیوں اور گناہوں سے روکتی ہے۔" (العنکبوت 45)

2۔ فرض شناسی: اگر انسان فرض شناس نہ ہو گا تو خود اُسکی زندگی بھی لا اُبالی گذرے گی جو خود اُس کیلیئے پریشانی کا سبب بن جائیگی۔ اسلیے نماز انسان میں فرض شناسی کی صفت پیدا کرتی ہے اور جب وہ مستعدی سے نماز کا عادی ہو جاتا ہے تو اپنے مقاصد کے حصول میں اُسے بڑی مدد ملتی ہے۔

3۔ تعمیرِ سیرت: نماز کا تیسرا فائدہ سیرت کی تعمیر ہے جو اُسکو زندگی میں بڑا فائدہ پہنچاتی ہے اور اُس کیلیئے ایسا راستہ تعین کرتی ہے جس پر چل کر وہ زندگی کے ہر حصہ میں کامیاب اور بامراد ہوتا ہے اور یہی سیرت اُسکو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ خواہ اُسے سیاست سے واسطہ ہو یا عدالت سے، تجارت سے ہو یا صنعت سے، صلح ہو یا جنگ، غرض زندگی کے تمام مراحل مین وہ اُسے کامیاب کرتی ہے۔

4۔ ضبط نفس: انسان کو خواہشات اور اغراض نفسانی کے تقاضے چین نہیں لینے دیتے

اسلیے اُسے کسی آن چین نہیں ملتا لیکن نماز انسان کو ضبطِ نفس سکھاتی ہے۔ مثال کے طور پر وہ نماز کیلئے سردیوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے، سردیوں میں صبح سویرے اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس سے وہ اپنے نفس کو کنٹرول کرتا ہے۔ وہ بے حیائی اور برائی کے کاموں سے گریز کرتا ہے۔

5۔ مشکلات کا حل: نماز ہماری مشکلات کا بھی حل ہے۔ رسول کریم ﷺ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی یا کسی بات سے غمگین ہوتے تو آپ ﷺ نماز پڑھنے لگتے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ ''اور رنج اور تکلیف میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو، یہ (نماز) بہت بھاری ہوتی ہے، سوائے اُن لوگوں کے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔'' (البقرہ:45)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ ''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ (اللہ تعالیٰ) سے مدد طلب کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔ (البقرہ:153)

6۔ شیطان سے پناہ: نماز کے ذریعہ دن میں پانچ بار ہم شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

7۔ وحدانیت کا اقرار: نماز میں ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہیں۔ اُسکو یکتا اور واحد ولاشریک مانتے ہیں۔ اُسکے ایک ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔ سورۃ اخلاص کا

ترجمہ: ''تم فرماؤ کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُسکی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُسکے جوڑ کا کوئی ہے۔''

8۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بڑائی کا ذریعہ: نماز کی ابتداء میں ہی ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔

ثناء (اے اللہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی بہت برتر ہے اور تیرے سوا کوی مستحق عبادت نہیں۔)

9۔ توحید و رسالت کی گواہی: ہم دن میں پانچ بار اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

تشہد:۔ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔)

10۔ نماز دعا کا بہترین ذریعہ: دعا مانگنے سے اللہ عزوجل کے حکم کی پیروی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مجھ سے دعا مانگا کرو۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط

ترجمہ: اور آپکے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا۔

اور نماز دعا کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسمیں ہم پانچ بار اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتے ہیں کہ:

ترجمہ: "مجھ کو نماز کا پابند بنادے، مجھ کو، میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے۔"

جیسا کہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ والدین کیلئے دعا کیا کریں چاہے وہ زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں۔ نماز میں ہم یہ بھی دعا مانگتے ہیں کہ:

"ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ایسے لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے اپنا انعام کیا، نہ اُنکے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔"

11۔ شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ: اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے پناہ اور ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے وہ، وہی ہے جس نے ہمیں ایک خوبصورت شکل میں تخلیق کیا۔ ہمیں ہاتھ پاؤں، آنکھیں، کان، دل اور دماغ دیا۔ دنیا اور دنیا کی ہر چیز کو ہمارے لیے مسخر کر دیا۔ انسان کو تمام مخلوقات میں افضل بنایا۔ ہوا، پانی، چرند، پرند، درخت سب انسان کیلئے بنائے تا کہ وہ انکو اپنے استعمال میں لا کر

اپنی ضرورتوں کو پورا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انسان کو رزق دیتا ہے۔ اُسکے آرام وسکون کیلئے دنیا کی ہر چیز کو اُسکے تابع کر دیا۔ انسان اللہ کی پیدا کی ہوئی ہر چیز سے لطف اندوز ہوتا ہے لیکن جب باری آئی ہے اس رب ذوالجلال کی رحمتوں اور برکتوں کا شکر ادا کرنے کی تو ہم اس معاملہ میں بہت ہی ناشکرے واقع ہوئے ہیں۔ ہم اُسکی پیدا کی ہوئی چیزوں سے فائدہ تو اٹھاتے ہیں لیکن اُس ذات کا شکریہ ادا کرنا بھول جاتے ہیں۔ اگر ایک منٹ کیلئے ہوا رک جائے تو انسان جو اپنے آپ پر اتنا غرور کرنے لگا ہے سانس بھی نہ لے سکے۔ لیکن انسان ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا۔ یہ بھی انسان کی فطرت ہے کہ جب انسان کو کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو اللہ کو یاد کرتا ہے لیکن جیسے ہی وہ مسئلہ حل ہو جاے خدا کو پھر بھول بیٹھتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔

12۔ نماز ایک عبادت: نماز کی ادائیگی کے وقت بندہ اپنے رب کی عبادت کرنے اور اُسی سے مدد مانگنے کا اقرار کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور نماز ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو ایک کافر اور مسلمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

13۔ حضور پاک ﷺ پر درود و سلام کا ذریعہ: نماز میں ہم حضور پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

14۔ قیامت کے دن سب سے پہلا سوال: قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہو گا۔ اگر وہ درست ہوئی تو اُسنے کامیابی پائی اور اگر اُس میں کمی ہوئی تو وہ رسوا ہوا اور اُس نے نقصان اُٹھایا۔

15۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی: نماز اور آخرت کی بھلائی نماز قائم کرنے میں ہی پوشیدہ ہے۔ ہم آج دنیا کے معاملات میں اس قدر کھو گئے ہیں کہ نماز جیسی خوبصورت چیز کو بھول بیٹھے ہیں۔ ہم دنیا کے تمام معاملات کیلئے وقت نکال لیتے ہیں لیکن جب نماز کا پوچھا جائے تو جواب ملتا ہے کہ ”ہمارے پاس ٹائم نہیں تھا۔“ ٹی وی دیکھنے کیلئے وقت ہے، سونے کیلئے بھی وقت مل جاتا ہے، کھانا کھانے کیلئے بھی وقت ہے، کام کاج کرنے کیلئے بھی وقت ہے لیکن اگر وقت نہیں ملتا تو صرف نماز کیلئے۔۔۔

افسوس! اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ دنیا اور آخرت کی بھلائی صرف نماز قائم کرنے میں ہے۔ جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے وہ اس دنیا میں بھی کامیاب رہتا ہے اور آخرت میں بھی فلاح پاتا ہے۔

ہم مندرجہ بالا بیان کردہ تمام فوائد سے صرف اُسی وقت زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکتے ہیں جب ہمیں نماز کے معنی و مطالب کا علم ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات نماز میں دل نہیں لگتا۔ جس وقت نماز شروع کرتے ہیں تو شیطان اور ہمارا نفس پوری طاقت سے مقابلہ پر آ جاتے ہیں جسکی وجہ سے ہزاروں قسم کے وسوسے اور خیالات آ کر گھیر لیتے ہیں جس سے دل کی توجہ اور روح کا سکون ختم ہو جاتا ہے بلکہ کئی مرتبہ تو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ ایسی حالت میں نماز تک چھوٹنے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ قرآن میں ارشاد پاک ہے:

حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ

"نماز اُسوقت پڑھو جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔" (النساء 43)

کمال نماز اور جمال صلوٰۃ کیلئے کوشش کرنی چاہیئے جسکا بہترین طریقہ نماز ہے ترجمہ سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ ترجمہ سے واقفیت حاصل کر کے ہم وہ قلبی سکون اور اطمینان حاصل کر سکتے ہیں۔ نماز کی دعاؤں کے معنی اور مطالب کو ذہن میں رکھ کر نماز پڑھنے سے شیطانی وسوسوں سے بچا جا سکتا ہے اور اللہ سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۭ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۹ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ ۝٧

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، سب تعریف اللہ کیلئے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے اپنا انعام کیا۔ نہ اُن لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا۔ (سورۃ الفاتحہ 1 تا 7)

سورۃ فاتحہ کے ترجمہ کو یاد رکھنا اور سمجھنا ازحد ضروری ہے کیونکہ یہ آیات پورے

قرآن پاک کا خلاصہ بیان کرتی ہیں۔ آیات کے ترجمہ سے پتا چلتا ہے کہ ہم اپنے رب سے دو وعدے کرتے ہیں:

پہلا وعدہ: اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں)۔

عبادت کا لفظ عبد سے ہے جسکے معنی غلام کے ہیں۔ غلام ہر کام اپنے مالک کے حکم کے مطابق کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ لہٰذا جب ہم نماز میں پڑھتے ہیں کہ "اِيَّاكَ نَعْبُدُ" تو ہم اپنے مالک اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ہر کام تیرے حکموں کے مطابق کرینگے۔ کتنا اہم وعدہ ہے کہ جو ہم اللہ سے کرتے ہیں لیکن عمل کرتے وقت ہم میں سے اکثر اس سے پھر جاتے ہیں اور کبھی دنیا کو کبھی برادری کو اور اکثر اپنے نفس کو اپنا حاکم بنا لیتے ہیں۔ کیا ایسا بندہ اللہ کا غلام کہلانے کا حقدار ہے؟ جب ایک غلام اپنا کام درست طریقہ سے نہیں کرتا تو مالک اُسے تنخواہ دینا بند کر دیتا ہے۔ ابلیس کے پاس بے شمار علم تھا، اللہ کی عبادت بھی کرتا تھا، اُسنے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا تھا، کبھی شرک نہیں کیا تھا وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا تھا، اُسنے غیبت نہیں کی، چوری نہیں کی تھی، ملاوٹ نہیں کی تھی، کسی کا حق نہیں کھایا تھا۔ صرف اور صرف اللہ کے ایک حکم کی نافرمانی کی جسکی اسے یہ سزا ملی کہ تا قیامت جنت سے نکال دیا گیا۔

ذرا سوچیئے! آج ہم کتنے نافرمان ہو چکے ہیں۔ دن میں پانچ بار مؤذن نماز کیلئے بلاتا ہے لیکن ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔ قرآن پاک نہیں پڑھتے، وعدہ پورا نہیں کرتے، رشوت عام ہے، ملاوٹ ہو رہی ہے، جھوٹ عام بولا جاتا ہے، چوریاں ہو رہی ہیں، الغرض ہر برائی موجود ہے۔

اگر ایک نافرمانی پر شیطان کو دھتکارا گیا تو کیا ہم معاف کر دیئے جائینگے؟

دوسرا وعدہ: اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ "(اور ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)۔

جب ہم اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں تو ہمیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو ہمیں مدد کیلئے بھی اپنے مالک اللہ ہی کو پکارنا چاہیئے اگر ایسا نہیں کرینگے تو ہمارا مالک جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم سے ناراض ہو جائیگا اور ہمیں اپنی غلامی سے نکال دیگا اور ہم مشرک ہو جائینگے جسکی سزا اللہ نے ہمیشہ کیلئے جہنم تجویز کی ہے۔

وضو کا بیان

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَاَيۡدِيَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ وَ امۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡكَعۡبَيۡنِ ؕ (المائدہ:6)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے مونہوں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک“۔

(نوٹ) نماز کیلئے وضو ضروری ہے، بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔

وضو کا طریقہ

پہلے پاکی حاصل کرنے اور ثواب پانے کی نیت کرے اور بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر تین بار کلی کرے اور مسواک کرے پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین بار منہ دھوئے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک کوئی جگہ خشک نہ رہے اگر ڈاڑھی ہو تو خلال کرے۔ پھر تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں تک پہلے دایاں پھر بایاں دھوئے پھر نئے پانی سے دونوں ہاتھ تر کر کے پورے سر کا ایک بار مسح کرے اسطرح کہ پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین انگلیاں پھیرتا ہوا گدی تک لے جائے اور پھر گدی سے ہتھیلیاں پھیرتا ہوا واپس لائے پھر شہادت کی انگلی سے کان کے اندرونی حصہ اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے پھر تین بار دونوں پاؤں پہلے دایاں پھر بایاں ٹخنوں تک بائیں ہاتھ سے دھوئے اور انگلیوں کا خلال کرے، یہ طریقہ جو بیان ہوا اسمیں بعض وضو کے فرائض بعض سنتیں اور بعض مستحبات ہیں جنکی وضاحت یہ ہے۔

وضو کے فرائض

انکے بغیر وضو نہیں ہوتا اور یہ چار ہیں۔

(۱) منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں

پہلے نیت کرنا، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا، دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا، کلی کرنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ڈاڑھی کا خلال کرنا، پورے سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، پے درپے وضو کرنا کہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے، ترتیب قائم رکھنا، ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا۔

وضو کے مستحبات

گردن کا مسح کرنا، قبلہ کی طرف منہ کرنا، پاک اور اونچی جگہ بیٹھنا، پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا، بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا، دنیا کی باتیں نہ کرنا، بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لینا، وضو کے بعد کلمہ شہادت اور یہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ:

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں اور اپنے صالحین بندوں میں سے کر دے“۔

ان چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

پاخانہ، پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا۔ خون، پیپ زدہ پانی کا نکل کر بدن پر بہ جانا، منہ بھر قے کرنا، سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا، نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا، کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا، دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا۔

چند ضروری مسائل

درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو پھر نئے

سرے سے وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے بے دھلے ہوگئے۔ بغیر وضو کے قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں۔ جنبی کا سونے یا کچھ کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔ خون یا پیپ نکل کر بہے نہیں تو وضو نہیں جاتا۔ اگر کسی کے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی رہتی ہو یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہو یا ریاح خارج ہوتی ہو تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اسکی نماز ہو جائیگی کیونکہ وہ معذور ہے۔ جب تک وقت رہے گا یہ وضو باقی رہے گا۔

غسل کا بیان

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ (مائدہ 6:)

"اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) خوب صاف ستھرے ہو جاؤ۔"

غسل کا مسنون طریقہ

پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر استنجاء کرے اور جس جگہ نجاست وغیرہ ہو اسکو دور کرے۔ پھر وضو کرے اور وضو کے بعد تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر اور تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر پھر تین مرتبہ سر پر اور سارے بدن پر پانی بہائے اور ملے اور کسی سے کلام نہ کرے۔

غسل کے تین فرائض ہیں: (۱) غرغرہ کرنا، اسطرح کہ پانی حلق کی جڑ تک پہنچ جائے (۲) ناک میں پانی ڈالنا کہ جہاں تک نرم جگہ ہے دھل جائے (۳) سارے بدن پر پانی بہانا کہ کوئی جگہ نہ رہ جائے۔

جن صورتوں میں غسل فرض ہے

(۱) منی کا شہوت سے نکلنا (۲) سوتے میں احتلام ہونا (۳) عورت مرد سے مباشرت کرنا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے (۴) عورت کا حیض سے فارغ ہونا (۵) نفاس ختم ہونا یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والے خون کا بند ہونا۔

یہ غسل مسنون ہیں

جمعہ کی نماز اور دونوں عیدوں کی نماز کیلئے، احرام باندھتے وقت اور عرفہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

یہ غسل مستحب ہے

وقوف عرفات ووقوف مزدلفہ، حاضری حرم شریف وحاضری دربار سرکار دوعالم ﷺ وشب براءت وشب قدر وغیرہ کیلئے غسل کرنا مستحب ہے۔

میت کو غسل دینے کا اسلامی طریقہ

میت کے نیچے کی چادر نکالدیں اور اسکے اوپر گہرے رنگ کی چادر ڈالدیں تاکہ گیلا ہونے پر پردہ رہے۔ میت کے کپڑے آسانی سے نہ اتر سکیں تو احتیاط سے کاٹ لیں، کاٹتے ہوئے ہاتھ میت کے کپڑے اور جسم کے درمیان رہے اور قینچی بھی نوکدار نہ ہو، اس دوران اوپر ڈالی گئی چادر اوپر ہی رہے گی اور حتیٰ الامکان پردے کیساتھ میت کو غسل اور کفن دیا جائیگا تاکہ ستر پر نظر نہ پڑے۔ میت کو قدرے بٹھانے قریب کرکے اطراف سے ہلکا ہلکا پیٹ دبائیں تاکہ جو نکلنا ہے نکل جائے، پھر لٹا کر استنجا کروائیں۔

طہارت (استنجاء) کرانے کیلئے دستانے پہننا ضروری ہے، میت کا بایاں گھٹنا ہلکا سا اٹھا کر کپڑے یا روئی کی دھجیوں سے اچھی طرح طہارت کرائیں اور مسلسل پانی بہائیں اور استعمال شدہ دستانے اتار کر ٹوکری یا تھیلے میں ڈالدیں۔

نئے دستانے پہن لیں، میت کے جسم کو ہاتھ براہ راست نہیں چھونا چاہیے، اور وضو کرائیں۔

وضوء: پہلے میت کے ہاتھ دھوئیں (ہر عمل تین تین بار اور دائیں طرف سے شروع کریں) پھر گیلی

روئی یا کپڑا دائیں سے بائیں پھیرتے ہوئے ہونٹوں کے اندرونی حصے اور دانت صاف کریں اور ہونٹوں کو ہلکا سا دباتے ہوئے منہ کو بند کر دیں، اسی طرح گیلی روئی نچوڑ کر ناک اور کانوں کو نرمی سے صاف کریں اور صاف روئی ناک اور کانوں میں لگا دیں جسے غسل کے بعد نکال دیا جائیگا۔ اب چہرہ دھوئیں پھر پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ کہنیوں تک دھوئیں اور سر کا مسح کریں، آخر میں پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں دھوئیں۔ سر کو شیمپو یا صابن سے دھوئیں، دائیں جانب سے غسل شروع کراتے ہوئے پہلے دائیں طرف بازو سے ٹانگ تک اور پھر ہلکی کروٹ دلا کر پچھلی طرف سے بھی تمام دایاں حصہ دھولیں۔

یہی عمل بائیں طرف دہرائیں ضرورت کے مطابق طاق تعداد میں 3، 5، 7 مرتبہ غسل کا پانی میت پر بہایا جائے آخری بار کافور کا پانی ڈالیں۔ اوپر کی گیلی چادر پر خشک چادر ڈال کر گیلی چادر نکال لیں اور میت کے نیچے بھی ایک خشک چادر بچھا دیں۔

اب تولیے سے جسم اور بال خشک کر لیں، کنگھی بھی کیجا سکتی ہے، بال سلجھانے مشکل ہوں تو سر کا رومال باندھتے وقت بال پیچھے کر کے ڈالدیئے جائیں۔ میت کو غسل دیتے ہوئے مکمل خاموشی اختیار کریں، اسوقت کسی قسم کی دعائیں نعتیں یا اشعار پڑھنا کسی سنت سے ثابت نہیں۔

کفن بچھانا: چارپائی کے درمیان چوڑائی کے رخ ایک چوڑی اور مضبوط پٹی بچھائیں جو میت کو قبر میں اتارنے میں مدد دیگی۔ کفن کو باندھنے کیلئے چارپائی کے درمیان میں ایک بڑی پٹی اور سر کی جانب اور پاؤں کی طرف چھوٹی پٹیاں بچھا دیں۔ اب چارپائی پر پٹیوں کے اوپر بڑی سفید چادر ڈالدیں۔ بڑی سفید چادر کے اوپر قمیص کا پچھلا حصہ تہہ کر کے سر کے جانب اکٹھا کر لیں۔ اسکے اوپر ناف سے پاؤں تک تہبند بچھائیں۔ پھر سینہ بند گردن سے گھٹنوں تک بچھائیں۔

کفن پہنانا: دو افراد میت کے نیچے والی چادر کو سر اور پاؤں کی طرف سے پکڑیں، دو مزید افراد چادر کے نیچے سے کمر کی جگہ تولیہ یا مضبوط کپڑا ڈال کر میت کو تختے سے چارپائی پر رکھنے میں مدد دیں جس پر کفن پہلے سے بچھا ہوا ہے (خیال رہے کہ بچھا ہوا کفن ملنے نہ پائے کیونکہ میت رکھنے کے بعد اسے ٹھیک کرنا مشکل ہو جاتا ہے)

کروٹ دلا کر چادر نکال لیں اوپر کی چادر ابھی نہیں ہٹائی جائیگی اسکے اندر سے کفن پہنانے کا عمل

کیا جائیگا۔ ہر کپڑے کا بایاں حصہ اندر اور دایاں اوپر آئیگا اور قدرے مضبوطی سے لپیٹا جائیگا۔ اب میت کو تہہ بند بھی لپیٹ دیں، سب کپڑے قدرے مضبوطی سے لپیٹیں، سر کی طرف تہہ کی ہوئی قمیص کے کٹے ہوئے حصے میں سے سر نکال کر یہ کپڑا میت کے سینہ پر ڈالدیں اور اطراف سے اچھی طرح دبائیں۔ سر کے رومال کو مرد میت کے ماتھے اور کانوں کو ڈھانپتے ہوئے سامنے گردن کے گرد لپیٹتے ہوئے پیچھے لے جا کر باندھ دیں، بال اچھی طرح اندر ہونے چاہئیں۔

پردے کیلئے ڈالی گئی اوپری چادر اب ہٹا دیں اور کفن کی بڑی چادر لپیٹ کر سر، پاؤں اور کمر کی پٹیوں کو ''پھول گرہ' لگا دیں، قبر میں لٹانے کے بعد یہ گرہیں کھول دیجائیں گی۔ میت کے غسل اور کفن پہنانے سے فارغ ہو کر وضو کر لیں البتہ غسل کر لینا مستحب (پسندیدہ) عمل ہے۔

نوٹ: بعض ہنگامی حالات میں یہ سب اشیاء میسر نہ ہو یا میت کی ایسی حالت ہو کہ غسل نہ دیا جا سکتا ہو تو تیمم بھی کروایا جا سکتا ہے، مخصوص حالات میں اگر بطور کفن ایک کپڑا بھی دستیاب ہو تو کفنایا جا سکتا ہے، مجبوری میں ایک مرد بھی غسل دے سکتا ہے۔

□○❖○□

شش کلمے

اول کلمہ طیب	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ
	اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں
دوسرا کلمہ شہادت	اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا
	لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ
	کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں
تیسرا کلمہ تمجید	سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ
	اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کیلئے ہے اور اللہ کے سوا
	اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ وَ لَا حَوْلَ وَ
	کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنیکی توفیق نہیں
	لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
	مگر اللہ کیطرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔
چوتھا کلمہ توحید	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ
نہیں، اسی کیلئے ہے بادشاہی اور اسی کیلئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا
وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ
اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسکو ہر گز کبھی موت نہیں آئیگی بڑے جلال
وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط
اور بزرگی والا ہے۔ اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
پانچواں کلمہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ
میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر
ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً،
گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر
وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَ مِنَ
اور میں اسکی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جسکو میں جانتا ہوں اور اُس
الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
گناہ سے جسکو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا

وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ، وَ لَا حَوْلَ

اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ

اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ

میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے

لِمَا لَاۤ اَعْلَمُ بِهٖ، تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّاْتُ

اس (شرک) کی جسکو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے

مِنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْكِ وَ الْكِذْبِ وَ الْغِیْبَةِ وَ الْبِدْعَةِ

اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے

وَ النَّمِیْمَةِ وَ الْفَوَاحِشِ وَ الْبُهْتَانِ وَ الْمَعَاصِیْ كُلِّهَا، وَ

اور بیحیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں

اَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

نماز کا بیان

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض میں سب سے بڑا فریضہ نماز ہے۔ قرآن وحدیث پڑھنے والے جانتے ہیں کہ نماز کس قدر اہم اور ضروری ہے اور اسکے ترک کا انجام کتنا سخت اور ہولناک ہے۔

چند ارشاداتِ ربّانی ملاحظہ ہوں

۱۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳	(قرآن) ان پرہیزگاروں کیلئے ہدایت ہے جو غیب کی تصدیق کرتے اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔
۲۔ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝۲۳۸	تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز (عصر) کی اور اللہ کے حُضور ادب سے کھڑے ہو۔
۳۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝۳۷	(صالحین) مرد وہ ہیں کہ انکو انکی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی وہ قیامت کے اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں بہت سے دل اور آنکھیں اُلٹ پلٹ ہو جائینگی۔

۴۔فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵	خرابی ہے اُن نمازیوں کیلئے جو اپنی نماز کی اہمیت سے بے خبر ہیں یعنی بے وقت پڑھتے ہیں اور کبھی پڑھتے اور کبھی نہیں پڑھتے ہیں۔
۵۔فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝۵۹	تو اُنکے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ گئے تو عنقریب وہ غیّ سے ملیں گے۔

"غیّ" دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ایک کنواں ہے جس میں اہل دوزخ کی پیپ وغیرہ گرتی ہے۔

٦۔فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۴۰ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۱ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝۴۲ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝۴۳ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝۴۴	جنت میں جنتی لوگ مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں کس جرم نے دوزخ میں پہنچایا؟ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔
۷۔دعائے خلیل: رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝۴۰	اے میرے رب مجھ کو اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے۔ اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما۔
۸۔موسیٰ علیہ السلام پر پہلی وحی: اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝۱۴	بلاشبہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کرو اور میری یاد کے واسطے نماز قائم رکھو۔

۹۔کلام عیسیٰ علیہ السلام آغوشِ مادر میں: اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾	میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا اور مجھے مبارک بنایا ہے جہاں بھی میں رہوں اور اسنے مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید کی ہے۔(جب تک میں زندہ رہوں)
۱۰۔ نصیحتِ لقمان: یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ	اے میرے بیٹے نماز قائم رکھ اور (لوگوں کو) نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کر۔
۱۱۔اہلِ ایمان کی شان: وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۷۱﴾	مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ بھلائی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کے فرمانبردار ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائیگا۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔
۱۲۔پانچ وقت کی نماز: وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ	اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں میں (یعنی فجر و مغرب) اور رات کی اُن گھڑیوں میں جو (دن سے) نزدیک ہیں (یعنی عشاؤ تہجد)

۱۳۔ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى	تمام نمازوں کی حفاظت کرو۔ خصوصاً درمیانی نماز (عصر کی)
۱۴۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ	نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے کے وقت (یعنی ظہر)

آیت نمبر ۱۲ سے فجر و مغرب و عشاء کی نماز کا آیت نمبر ۱۳ سے عصر کی نماز اور آیت نمبر ۱۴ سے ظہر کی نماز کا ثبوت ملا۔

الغرض ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقتہ نماز فرض عین ہے۔ اسکی فرضیت کا انکار کفر ہے اور اسکا بلا عذر شرعی چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ یہ خالص عبادت بدنی ہے اسمیں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ اسکے بدلے زندگی میں کچھ مال بطور فدیہ دیا جا سکتا ہے۔ یہ دین کا ستون ہے اسکا قائم رکھنا دین کا قائم رکھنا ہے یہ سفر و حضر کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔ یہاں تک کہ اگر بیماری وغیرہ کیوجہ سے کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھے اسے با جماعت ادا کرنا تنہا ادا کرنے سے ستائیس ۲۷ درجہ بڑھ کر ہے۔

ثناء

قیام	سُبْحٰنَكَ	اللّٰهُمَّ	وَبِحَمْدِكَ	وَتَبَارَكَ	اسْمُكَ
	پاک ہے تو	اے اللہ	میں تیری حمد کرتا ہوں	تیرا نام برکت	
	وَتَعَالٰى	جَدُّكَ	وَلَآ	اِلٰهَ	غَيْرُكَ ط
	والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔				

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قرأت سُنے اور اگر تنہا ہو تو ثناء کے بعد تعوذ تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے

تعوّذ	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○
	میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔
تسمیہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
	اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
سورة فاتحه	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾
	سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے
	الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
	بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔
	اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا
	(اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو
	الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
	سیدھا راستہ چلا اُن لوگوں کا راستہ جن پر

اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ

تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جو (تیرے) غضب میں مبتلا

وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿۷﴾ اسکے امام و مقتدی آہستہ کہے آمِيۡنَ

ہوئے اور نہ گمراہوں کا الٰہی قبول فرما۔

سورۃ اخلاص

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾

کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے

لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

نہ اسنے (کسی کو) جنا اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا اور کوئی بھی اسکا ہم سر نہیں ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑ لے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے اور کم سے کم تین بار کہے۔

تسبیح رکوع

سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ ط

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ ط

اللہ نے اسکی سن لی جس نے اسکی تعریف کی۔

اور اللہ کیساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اسکی طرف تمکو درست راستے بتانے والا ہوں۔

قومہ پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے۔

تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔

سجدہ کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ط

پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند

جلسہ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اسطرح اُٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے کہ اسکی انگلیاں قبلہ رو ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے کہ انکی انگلیاں بھی قبلہ رُخ ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا۔

دوسرا سجدہ اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ، فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

قعدہ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

تشهد اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ط

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی

اَلسَّلَامُ	عَلَيْكَ	اَيُّهَا	النَّبِيُّ	وَرَحْمَةُ	اللّٰهِ
سلام ہو	تم پر	اے	نبی	اور اللہ کی	رحمتیں
وَبَرَكَاتُهٗ	اَلسَّلَامُ	عَلَيْنَا	وَعَلٰى	عِبَادِ	اللّٰهِ
اور اسکی برکتیں	سلام ہو	ہم پر	اور	اللہ کے	نیک
الصّٰلِحِيْنَ	اَشْهَدُ	اَنْ	لَّآ	اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ

کیلئے ہیں۔

بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں

جب تشہد میں کلمہ لَا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اسکے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اُٹھائے اور اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔ اگر دو رکعت والی نماز ہے تو اس تشہد کے بعد درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہو تو صرف بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سُنت و نفل ہو تو بسم اللہ سورۂ فاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا۔ پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد، درود شریف اور دعا پڑھے اور سلام پھیر دے۔

درود شریف	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى

الٰہی حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى

کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی

اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰٓى مُحَمَّدٍ

الٰہی برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو جس طرح

وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ

تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل

وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

کو بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔

دعا	رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ

اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ

اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما اے ہمارے پروردگار مجھ

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

کو اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے

پھر نماز ختم کرنے کیلئے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف منہ کرکے سلام کہے

سلام	اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔

آیۃ الکرسی	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

اللہ (وہ ہے کہ) اسکے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے (کارخانہ

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

عالم کو) قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اسکو اُونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا

اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اُسکے اذن کے بغیر اسکی جناب میں (کسی کی) سفارش

بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آ رہا ہے اور جو کچھ انکے بعد (ہونے والا) ہے

وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا

وہ سب جانتا ہے۔ اور لوگ معلومات میں کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے

بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

اُسکی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور اُنکی حفاظت اس

وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

کو تھکاتی نہیں اور وہ عالیشان عظمت والا ہے۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان

وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ

لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر

وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ

کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّىْ وَ نَسْجُدُ

جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور

وَ اِلَیْكَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ

سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے

وَ نَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اُمید وار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

نماز جنازہ

طریقہ نماز پہلے نیت کر کے امام و مقتدی کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور اللہ اکبرَ کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں وَتَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا درود شریف پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہیں اور دعا پڑھیں۔ مقتدی تکبیریں آہستہ کہے اور امام زور سے۔

بالغ مرد و عورت کی دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا

الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو

وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا

اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے

وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا

ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جسکو زندہ رکھے تو

فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا
اسکو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسکو موت دے
فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ.
تو اسکو ایمان پر موت دے
نابالغ لڑکے کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ
الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اسکو ہمارے لیے اجر (کا
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.
موجب) اور وقت پر کام آنیوالا بنادے اور اسکو ہماری سفارش کرنیوالا بنادے اور جسکی سفارش منظور ہو جائے
نابالغ لڑکی کی دعا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا
موجب الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اسکو ہمارے لیے اجر (کی
لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ؕ
موجب) اور وقت پر کام آنیوالی بنادے اور اسکو ہمارے لیے سفارش کرنیوالی بنادے اور جسکی سفارش منظور ہو جائے

مسنون دعائیں

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ
ترجمہ: اور تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا۔

جب گھر سے نکلے	بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ
	اللہ کے نام کیساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔
جب مسجد میں داخل ہو	اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔
	اے اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔
جب مسجد سے نکلے	اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
	اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں
جب سو کر اُٹھے	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا
	سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں مارنے (یعنی سونے) کے
	بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط
	بعد زندہ (یعنی اٹھایا) کیا اور (ہم نے) اسی کی طرف اُٹھنا ہے۔
جب بیت الخلاء میں جانا چاہے	اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ
	اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں او جنیوں سے
جب بیت الخلاء سے نکل آئے	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.
	سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی

جب کھانے سے فارغ ہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا

جب کسی کے گھر کھائے تو یہ بھی کہے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ط

اے اللہ کھلا اسکو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اسکو جس نے مجھے پلایا۔

جب کوئی لباس پہنے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے مجھ کو لباس پہنایا

مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ

کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کیساتھ زینت کرتا ہوں

جب سواری پر بیٹھ جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا

شکر ہے اللہ کا پاک ہے وہ جس نے

هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

اسکو ہمارے قبضہ میں کیا نہ ہم اسکو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے

پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

شب قدر و شب برأت میں پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ

اے اللہ بیشک تو معاف کرنے والا ہے اور

الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ ط

معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرمادے اے بخشنے والے۔

جب قبرستان جائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ أَهْلَ الْقُبُوْرِ

سلام ہو تم پر اے قبروں والو

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ ط

اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

جب آئینہ دیکھے اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے۔

جب چاند دیکھے اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ

اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت ایمان

وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ

خیریت، سلامتی والا کر دے اور (ہمیں) توفیق دے

وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ط

اُس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔

جب کوئی مصیبت پہنچے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط اَللّٰهُمَّ

بیشک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ

عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا

میں اپنی اس مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں پس مجھے اس میں

وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا

اجر دے اور اسکا بہتر بدلہ دے۔

جب قرض اور فکر ہو	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ
	اے اللہ میں فکر اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں
	الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ط
	اور قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔
مریض کی عیادت کو جائے	لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
	ترجمہ: کچھ ڈر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے
مسلمان کو ہنستا دیکھے تو	اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ
	اللہ تجھے ہنساتا رہے

جوامع الکلم

یعنی

چہل حدیث

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

(مفتی اعظم پاکستان)

جناب نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں اعلیٰ اخلاق اور تہذیب و تمدن کے زریں اُصول جن کو یاد کر کے ہر مسلمان بالخصوص مدارس / اسکول کے طلبہ و طالبات انشاء اللہ قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں۔

رسول مقبول[1] ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص میری امت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سنائیگا اور حفظ کرے گا،[2] خدا تعالیٰ اسکو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اٹھائیگا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جاؤ۔[3] اس عظیم الشان ثواب کیلئے سینکڑوں علمائے امت نے اپنے اپنے طرز پر چہل حدیثیں لکھیں جو مقبول و مفید عام ہوئیں۔

میری حیثیت اور حوصلہ سے بہت زیادہ تھا کہ اس میدان میں قدم رکھتا لیکن جب آنحضرت ﷺ کی مختصر سوانح عمری سیرت خاتم الانبیاء ﷺ اس غرض سے لکھی کہ مبتدیوں اور عورتوں کو پڑھائی جائے تو مناسب معلوم ہوا کہ آخر میں کچھ احادیث کے مختصر جملے بھی درج کئے جائیں جن کو مبتدی بھی یاد کر سکیں۔

اس ذیل میں خیال آیا کہ پوری چالیس حدیثیں کر دیجائیں تاکہ اسکے یاد کرنے والے چہل حدیث کے عظیم الشان ثواب کے بھی مستحق ہو جائیں اور شاید انکی برکت سے یہ سراپا گنہگار بھی ان بزرگوں کے خدام میں شمار ہو جائے۔

---

(۱) رواہ ابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وابن النجار ابی سعید کذا فی الجامع الصغیر-

(۲) حفظ حدیث کے دو طریق ہیں: زبانی یاد کر کے لوگوں کو پہنچادے یا لکھ کر شائع کر دے۔ اسلئے وعدہ حدیث میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو چہل حدیث طبع کرا کر شائع کرتے ہیں۔ اس صورت میں چہل حدیث کا ہر نسخہ اس عظیم الشان ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ اس قدر سہل الوصول اور عظیم الشان ثواب سے بھی اگر کوئی محروم رہے تو اسکی قسمت۔

(۳) قال الامام النووی رحمۃ اللہ علیہ فی اول اربعینه: "قدروینا عن علی وابن مسعود و معاذ بن جبل وابی الدرداء وابن عمر وابن عباس وابی ھریرة وابی سعید الخدری رضی اللہ عنہم من طرق کثیرة بروایات متنوعة ان رسول اللہ ﷺ قال: من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً......" واتفق الحفاظ علی انه حدیث ضعیف الخ

وقد اتفاق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال وقال الحافظ ابن حجر فی التلخیص: روی من ثلاثة عشر من الصحابه رضی اللہ عنہم کذا فی مقدمة لامع الدراری شرح البخاری ص۱۵٤-

تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کیا کرو۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

تنبیہ: (۱)...... یہ احادیث سب نہایت صحیح اور قوی، بخاری و مسلم کی حدیثیں ہیں۔ (۲)...... چونکہ آجکل عام طور پر مسلمانوں کی اخلاقی حالت زیادہ تباہ ہوتی جارہی ہے۔ اور بچپن میں تعلیم اخلاق مؤثر بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے اکثر احادیث وہی درج کی ہیں جو اعلیٰ اخلاق اور تہذیب و تمدن کے زریں اصول ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری)	سارے عمل نیت سے ہیں۔[۱]
(۲) حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. (بخاری و مسلم، ترغیب)	مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا۔ (۲) مریض کی مزاج پرسی کرنا۔ (۳) جنازہ کیساتھ جانا۔ (۴) اسکی دعوت قبول کرنا۔ (۵) چھینک کا جواب "يَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہنا۔
(۳) لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ. (بخاری و مسلم)	اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔
(۴) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (بخاری و مسلم)	چغل خور جنت میں نہ جائیگا۔
(۵) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ. (بخاری و مسلم)	رشتہ قطع کرنے والا جنت میں نہ جائیگا۔

(۱) یعنی اچھی نیت سے اچھے اور بری نیت سے برے ہو جاتے ہیں۔

(۶) اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری و مسلم)	ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہو گا۔
(۷) مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ. (بخاری و مسلم)	ٹخنوں کا جو حصہ پائجامہ کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں جائیگا۔
(۸) اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ. (بخاری و مسلم)	مسلمان تو وہی ہے جسکی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے مسلمان محفوظ رہیں۔
(۹) مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهٗ. (مسلم)	جو شخص نرم عادات سے محروم رہا وہ ساری بھلائی سے محروم رہا۔
(۱۰) لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ. (بخاری و مسلم)	پہلوان وہ شخص نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔
(۱۱) اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. (بخاری و مسلم)	جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔[۱]
(۱۲) اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ. (بخاری و مسلم)	اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ زیادہ محبوب ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔
(۱۳) لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ تَصَاوِيْرُ. (بخاری و مسلم)	اس گھر میں (رحمت) کے فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔
(۱۴) اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا. (بخاری و مسلم)	تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک محبوب ہے جو زیادہ خلیق ہو۔

(۱) یعنی جب حیاء ہی نہیں تو ساری برائیاں برابر ہیں۔

(۱۶) لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ. (بخاری ومسلم)	مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے۔
(۱۷) لَا يُلْدَغُ الْمَرْأُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ. (بخاری ومسلم)	انسان کو ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔[1]
(۱۸) اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (بخاری ومسلم)	حقیقی غنا دل کا غنا ہوتا ہے۔
(۱۹) كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ. (بخاری ومسلم)	دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا راہ گزر رہتا ہے۔[2]
(۲۰) كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (مسلم، مشکوٰۃ)	انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) لوگوں سے بیان کرنا شروع کردے۔
(۲۱) عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ. (بخاری ومسلم)	آدمی کا چچا اسکے باپ کی مانند ہے۔
(۲۲) مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ومسلم)	جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسکے عیب چھپائے گا۔
(۲۳) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَ رُزِقَ كَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ. (مسلم)	وہ شخص کامیاب ہے جو اسلام لایا اور جسکو بقدر کفایت رزق مل گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی روزی پر قناعت دی۔

(۱) یعنی جس سے ایک مرتبہ نقصان پہنچتا ہے پھر دوبارہ اسکے پاس نہیں جاتا۔

(۲) یعنی زیادہ ٹھاٹھ نہ بناؤ۔

حقیقی غنا دل کا غنا ہوتا ہے۔

(۲۴) اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ. (بخاری و مسلم)	سب سے سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہونگے۔
(۲۵) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ. (بخاری و مسلم)	مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔
(۲۶) لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ. (بخاری و مسلم)	کوئی بندہ اسوقت تک پورا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔
(۲۷) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. (مسلم)	وہ شخص جنت میں نہ جائیگا جسکا پڑوسی اسکی ایذاؤں سے محفوظ نہ رہے۔
(۲۸) أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. (بخاری و مسلم)	میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو گا۔
(۲۹) لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ إِخْوَانًا. (بخاری)	آپس میں قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کے درپے نہ ہو آپس میں بغض نہ رکھو اور حسد نہ رکھو اور۔ اے اللہ کے بندو سب بھائی ہو کر رہو۔
(۳۰) اِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ. (مسلم، مشکوٰۃ)	اسلام ان تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے جو پہلے کئے تھے اور ہجرت اور حج ان تمام گناہوں کو ڈھادیتے ہیں جو اس سے پہلے کئے تھے۔
(۳۱) اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ. (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)	کبیرہ گناہ: اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کو بے گناہ قتل کرنا اور جھوٹی شہادت دینا ہے۔

(۳۲) مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ. (مسلم، مشکوٰۃ)	جو شخص کسی مسلمان کو دنیوی مصیبت سے چھڑائے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کی مصیبتوں سے چھڑائیگا اور جو شخص کسی مفلس غریب پر (معاملہ میں) آسانی کرے اللہ تعالیٰ اسپر دنیا و آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالیٰ اسکی پردہ پوشی کریگا۔ اور جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی مدد میں لگا رہتا ہے۔"
(۳۳) كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (مسلم)	ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔
(۳۴) أَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَاللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ. (بخاری و مسلم)	اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔
(۳۵) اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ. (مسلم)	پاک رہنا آدھا ایمان ہے۔
(۳۶) أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا. (مسلم)	اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔
(۳۷) لَاتَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ. (مسلم)	قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔
(۳۸) لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (مسلم)	نماز میں اپنی صفوں کو سیدھا کرو ورنہ اللہ تمہارے قلوب میں اختلاف ڈال دیگا۔
(۳۹) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (مسلم)	جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

(۴۰) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ. (بخاری و مسلم)	سب اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کیوں نازل فرمایا؟
اللہ تعالیٰ اس بارے میں کیا فرماتا ہے، آئیں جانیں!!

اَلذِّكْرُ: (نصیحت، یاددہانی)

یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے نبی) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اسکی آیات پر غور کریں (اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں) (ص:29)

اَلْفُرْقَان: (حق اور باطل میں فرق کرنے والا)

"نہایت بابرکت ہے وہ اللہ جس نے یہ فرقان (حق اور باطل میں فرق کرنے والا قرآن) اپنے بندے (محمد) پر نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کیلئے خبردار کردینے والا ہو (الفرقان:1)

اَلْهُدٰى: (مکمل رہنمائی و ہدایت)

"حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کیلئے بڑا اجر ہے اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں خبر دیتا ہے کہ ان کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (بنی اسرائیل:9تا10)

اَلْاَمْثَالَ: (تمثیلی انداز میں باتیں بتانا تاکہ لوگ غور کریں)

یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اسلیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت) پر غور کریں (الحشر:21)

زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا: (ایمان میں اضافہ کرنے والا)

"سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جنکے دل اللہ کا ذکر (قرآن) سن کر لرز جاتے ہیں، اور جب اللہ کی

آیات انکے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو انکا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں۔(انفال:3)

اَحْسَنُ الْحَدِیْثِ: (بہترین کلام یا خوبصورت بات چیت)

"اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے، ایک ایسی کتاب جسکے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں۔ اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں، اور پھر انکے جسم اور انکے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔(الزمر:23)

یَسْئَلُوْنَكَ: (آپ سے پوچھتے ہیں یا سوال کرتے ہیں)

"اور پوچھتے ہیں:(اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ کہو جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو(وہ خرچ کر دو) اسطرح اللہ تمہارے لیے صاف احکام بیان کرتا ہے، شاید کہ تم (دنیا اور آخرت دونوں کی) فکر کرو۔(البقرہ:219)

ذِكْرُكُمْ: (اسمیں انسان کا ذکر ہے، قرآن کا موضوع انسان ہے)

"لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟(انبیاء:10)

یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ: (نصیحت حاصل کرنے کیلئے قرآن بالکل آسان ہے)

"اور بلاشبہ ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا؟(القمر:17،22،32،40)

اَحْسَنَ تَفْسِیْرًا: (بہترین انداز میں اپنی بات کھولنے والی کتاب۔ بہترین تفسیر)

"اور منکرین کہتے ہیں کہ اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہ اتار دیا گیا؟ ہاں ایسا اسلیے کیا گیا ہے کہ اسکو اچھی طرح ہم تمہارے ذہن نشین کرتے ہیں، اور اسی غرض کیلئے ہم نے اسکو ایک خاص ترتیب کیساتھ الگ الگ اجزاء کی شکل دی اور اسمیں یہ مصلحت بھی ہے کہ جب

کبھی وہ تمہارے سامنے کوئی نرالی بات یا عجیب سوال لے کر آئیں تو اسکا ٹھیک جواب بروقت ہم نے تمہیں دیدیا اور بہترین طریقے سے بات کھول دی☆(الفرقان:31تا33)

أُتْلُ مَآ أُوْحِيَ اِلَيْكَ: (پڑھ کر سناؤ جو تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے)

"اور (اے نبی) تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) سنادو کوئی اسکی باتوں کو بدل دینے کا مجاز نہیں ہے اور تم اس (رب) کے سوا کہیں کوئی جائے پناہ نہ پاؤ گے☆ (الکہف:27)

(ان سے) کہو یہ ایک بڑی خبر ہے☆ جس کو سن کر تم منہ پھیرتے ہو☆(ص:67،68)

اللہ تعالیٰ قرآن میں غور و فکر نہ کرنے والوں سے ناراض ہے

کہو اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، تم کو دیکھنے اور سننے کی طاقتیں دیں اور سوچنے سمجھنے والے دل دیئے مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو☆(الملک:23)

"کیا ان لوگوں نے قرآن مین غور و فکر نہیں کیا، یا انکے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟"۔(محمد:24)

اللہ تعالیٰ کی آیات چھپانے والوں کا بدترین انجام ہو گا

"جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، حالانکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کیلئے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں☆ البتہ جو اس روش سے باز آجائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے بیان کرنے لگیں، انکو میں معاف کر دونگا، اور میں بڑا درگزر کرنے والا رحم کرنے والا ہوں☆(البقرہ:159تا160)

قرآن جیسی انمول نعمت کے بارے میں جواب طلبی ہو گی

"اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب تمہارے لیے اور تمہاری قوم کیلئے ایک نصیحت نامہ ہے اور عنقریب تم لوگوں کو اسکی جوابدہی کرنی ہو گی☆(الزخرف:44)

اختلافات ختم کردو ورنہ اللہ کا عذاب ملے گا

”سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔
کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اس روز سخت سزا پائینگے“☆ (آل عمران:103،105)

اور پیغمبر (ﷺ) فرمائینگے کہ ”اے میرے رب یقیناً میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا“ (الفرقان:30)

اللہ تعالیٰ ہم سبکو قرآنی تعلیمات کو سمجھنے، اسپر عمل کرنے اور اسکو دوسروں تک پہنچانے کی سعادت عطا فرمائے۔

سورۂ حج آیت نمبر 78 کی روشنی میں چند اہم نکات

ترجمہ:۔ اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو۔ اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قرآن سے پہلے اور اسمیں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ (کی رسی) کو مضبوطی سے تھام لو وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کیسا بہتر مددگار ہے“۔

یعنی صرف رضائے الٰہی کیلئے جہاد کرو خواہ مشرکین کے خلاف ہو یا نفس امارہ کے خلاف ہو۔ اسی طرح فرمایا: دین میں کوئی تنگی نہیں، دین اسلام بہت آسان ہے اور اسمیں مشکل نہیں۔ کیا اس دور میں بھی دین آسان اور اسپر عمل کرنا آسان ہے۔ پوچھیئے اپنے علماء سے؟

یہ ملت، ملت ابراہیمی ہے اور یہ دین، دین ابراہیمی ہے اسکی وضاحت اپنے علماء سے ضرور معلوم کریں۔

اللہ تعالیٰ نے دعائے ابراہیمی کی برکت سے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ماننے والوں کیلئے ہمیشہ مسلمان نام ہی پسند کیا ہے۔ حضرت

ابراہیم علیہ السلام نے بھی فرمایا: ''انا اول المسلمین''، اسی طرح حضور ﷺ نے بھی فرمایا: ''انا اول المسلمین''، بلکہ تمام انبیاء نے اپنے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ دیا ہوا پسندیدہ نام ''مسلمان'' ہی اپنے لیے پسند کیا اور ہم مسلمان کہلوانے اور بننے کے بجائے مختلف فرقوں اور گروہوں کو فروغ دیتے ہیں کیا ہمیں یہ نام (مسلمان) پسند نہیں۔ پوچھیئے اپنے علماء سے ؟

سورۂ انعام:162

''آپ فرمایئے بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ کیلئے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔ نہیں کوئی شریک اسکا اور مجھے یہی حکم ہوا ہے، اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں''۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21 کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی سے رہنمائی کی دعوت

ترجمہ:۔ یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ یعنی جو کام آپ نے کیے ویسے ہی ہمیں کرنا چاہئیں اور ہمیں آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہیئے بجائے یہ کہ ہم کسی اور کے طریقہ کو اپنائیں۔ اس مقصد میں کامیاب ہونے کیلئے ہمیں آپ ﷺ کے تمام معاملات کے بارہ میں تفصیلی علم ہونا چاہیئے۔ مثلاً

آپ ﷺ کی گھریلو زندگی کیسی تھی؟ آپ ﷺ کے کاروباری معاملات کیسے تھے؟

آپ ﷺ نے نکاح کتنے کیے؟ آپ ﷺ نے ولیمہ کا کیا حکم دیا؟

کیا آپ ﷺ نے ولیمہ پر پیسے (نیندرا) لینے کا حکم دیا جیسا کہ ہمارے ہاں رواج ہے؟

آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو کتنا کتنا حق مہر ادا کیا؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو کتنا حق مہر ادا کیا اور

حضور ﷺ نے اپنی بیٹیوں کو کتنا جہیز دیا تھا؟ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر کتنا ادا کیا گیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو کتنا جہیز دیا؟

جس طرح ہمارے ہاں شادیوں کے طریقے اور رسم و رواج ہیں کیا حضور ﷺ اور صحابہ کے زمانے میں بھی ایسا کچھ ہوتا تھا یا نہیں؟۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ہم کہاں جارہے ہیں۔ سوچئے!

آپ ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کے معاملات کیسے تھے؟ آپ ﷺ کی زواج نے اپنے ایام عدت کس طرح گزارے؟ آپ ﷺ نے کتنے عمرے ادا کئے؟ آپ ﷺ کی عبادات کے معاملات کیسے تھے؟ وغیرہ وغیرہ

اپنی زندگی کو اسوۂ حسنہ کی روشنی میں سنوارنے کیلئے ان تمام سوالوں کے تفصیلی جوابات اپنے علماء کرام سے پوچھئے؟

(یاد رکھو!) اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے آگے مت بڑھو! (الحجرات: 1)

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

ازواج مطہرات، اُمہات المومنین رضی اللہ عنہما کے مہر کی مقدار

(احادیث اور مستند کتب کی روشنی میں)

نمبر شمار	نام	حق مہر	حوالہ جات
1	اُمّ المومنین حضرت سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہما	500 درہم چاندی	صحیح مسلم، الباقیات الصالحات زرقانی
2	اُمّ المومنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ	400 درہم چاندی	سبل الھد اوالرشاد
3	اُمّ المومنین حضرت سیدہ عائشہ بنتِ ابوبکر صدیقؓ	500 درہم چاندی	صحیح مسلم
4	اُمّ المومنین حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر فاروقؓ	12 اوقیہ سونا یعنی 500 درہم چاندی	صحیح مسلم
5	اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمٰی بنت ابی اُمیہؓ	ایک بستر، پانی پینے کا چھوٹا پیالہ، کھانے کیلئے بڑا پیالہ، آٹا پینے کی چکی	المواحد الدینیہ کی شرح زرقانی
6	اُمّ المومنین حضرت سیدہ اُمّ حبیبہ بنتِ ابی سفیانؓ	400 دینار سونا	سبل الھد اوالرشاد
7	اُمّ المومنین حضرت سیدہ زینب بنت جحشؓ	400 درہم چاندی	سیرت شامیہ
8	اُمّ المومنین حضرت زینب بنت خزیمہؓ	400 درہم چاندی	المواہب الدینیہ (علامہ زرقانی)
9	اُمّ المومنین حضرت جویریہ بنت حارثؓ	9 اوقیہ سونا، 307 درہم چاندی	
10	اُمّ المومنین حضرت سیدہ صفیہ بنت حییؓ	آپؐ کی آزادی	
11	اُمّ المومنین حضرت سیدہ میمونہ بنتِ حارثؓ	500 درہم چاندی	

تحقیق: محمد اِلیاس ربانی بن مولانا نور حلیم ربانی

اہل بیت اطہار خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ازواج مطہرات امہات المؤمنینؓ

سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ بنت خویلد، سیدہ ام حبیبہؓ بنت ابی سفیانؓ، سیدہ عائشہ صدیقہؓ بنت ابو بکر صدیقؓ
سیدہ میمونہؓ بنت حارث، سیدہ صفیہؓ بنت حیی، سیدہ جویریہؓ بنت حارث، سیدہ سودہؓ، بنت زمعہ
سیدہ ام سلمہؓ بنت سہیل، سیدہ زینبؓ بنت خزیمہ، سیدہ زینبؓ بنت جحش سیدہ حفصہؓ بنت سیدنا عمر فاروقؓ

بیٹے

سیدنا قاسمؓ و طاہرؓ
سیدنا ابراہیمؓ سیدنا عبداللہؓ

بیٹیاں

سیدہ زینبؓ زوجہ سیدنا ابو العاصؓ سیدہ رقیہؓ زوجہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ سیدہ ام کلثومؓ زوجہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ زوجہ سیدنا علی المرتضیٰؓ

نواسے

سیدنا علیؓ بن سیدنا ابو العاصؓ
سیدنا عبداللہؓ بن سیدنا عثمان غنیؓ
سیدنا حسنؓ بن سیدنا علی المرتضیٰؓ
سیدنا حسینؓ بن سیدنا علی المرتضیٰؓ

نواسیاں

سیدہ امامہؓ بنت سیدنا ابو العاص زوجہ سیدنا علی المرتضیٰؓ
سیدہ کلثومؓ بنت سیدنا علی المرتضیٰؓ زوجہ سیدنا عمر فاروقؓ
سیدہ زینبؓ بنت سیدنا علی المرتضیٰؓ زوجہ سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ
سیدہ رقیہؓ بنت سیدنا علی المرتضیٰؓ (بچپن میں وفات پائی)

خلفاء راشدین

خلیفہ اول	بلا فصل امام صدق وصفا سیدنا ابو بکر صدیقؓ	مدت خلافت ۲ سال (۳) ماہ ۱۹ دن
خلیفہ دوم	امام عدل وحریت سیدنا عمر فاروقؓ	مدت خلافت ۱۰ سال (۱۱) ماہ ۴ دن
خلیفہ سوم	امام جود وسخا سیدنا عثمان ذوالنورینؓ	مدت خلافت ۱۱ سال (۱۱) ماہ ۱۲ دن
خلیفہ چہارم	امام شجاعت وہیبت سیدنا علی المرتضیٰؓ	مدت خلافت ۴ سال (۹) ماہ ۲۳ دن

نماز کا کتاب مفت وصول کرنے کیلئے نیچے دیئے گئے نمبروں پر رابطہ کریں۔

محمد اکرم خان (مردان) ذوالفقار علی (میر پور)

0346-8879749 0345-5454627